شمیم ولایت

علی ابن ابی طالب علیہما السلام

ڈاکٹر شبیب رضوی

|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| نام كتاب | : | **شمیم ولایت** |
| مولف | : | **ڈاکٹر شبیب رضوی** |
| پہلی اشاعت | : | شعبان ۱۴۴۱؁ھ، اپریل ۲۰۲۰؁ء |
| ناشر | : |  |

# انتساب

یہ کتاب ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

کی مظلومہ اورشہیدہ بیٹی،

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

جو امامت و ولایت کی سب سے پہلی مدافعہ ہیں، کی بارگاہ میں ہدیہ ہے۔



قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

اَنَا اشْتَقْتُ إِلَى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمَمْتُ‏ رَائِحَةَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ (علیہا السلام)

جب میں جنت کی خوشبو کا مشتا ق ہوتا ہوں تو میں اپنی بیٹی فاطمۃ سلام اللہ علیہا کی خوشبو سونگھتا ہوں

اس کتاب شمیم ولایت بطور ہدیہ پیش خدمت ہے

مخدومہ دو جہاں ، سیدۃ نساء العالمین ، مظلومہ و محرومہ و شہیدہ بی بی فاطمہ الزہراءسلام اللہ علیہا کی بارگاہ قدس میں۔ جب آپ کے بابا جنت کی خوشبو کے مشتاق ہوتے تو آپ کی خوشبو سے مستفید ہوتے اور اب ہم گناہگار ائمہ اہل البیت علیہم السلام کی ولایت کی خوشبو پانا چاہتے ہیں تو آپ ہی کے آستانہ قدس پر جاروب کشی کرتے ہیں شاید آپ کے دستر خوان نعمت کے کچھ زرے ہماری قسمت بدل دیں۔

اس امید کے ساتھ کہ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نظر عنایت ہمارے پیکر خاکی میں وہ روح پھونک دے کہ ہم اپنے زمانے کے امام ، یوسف زہرا سلام اللہ علیہا کی نصرت و حمایت کے لئے سینہ سپر ہو سکیں۔

# موضوعات احادیث

[انتساب 3](#_Toc38379593)

[(۱) احادیث اہل بیت علیہم السلام سیکھنے کی اہمیت 13](#_Toc38379595)

[(۲) حقیقی علم صرف اور صرف اہل بیت علیہم السلام کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے 15](#_Toc38379596)

[(۳) کیا ان حضرات کے علاوہ کوئی اور ہدایت کر سکتا ہے کہ جن کے گھروں میں وحی کا نزول ہوا ہے 16](#_Toc38379597)

[(4) آل محمد علیہم السلام کی ان احادیث کا انکار کرنا جو سخت اور دشوار ہیں، بدرجہ کفر ہے 18](#_Toc38379598)

[(۵) قرآن کا علم صرف اہل بیت علیہم السلام کے پاس ہے 20](#_Toc38379599)

[(۶) ائمہ معصومین علیہم السلام قرآن کے وارث ہیں 22](#_Toc38379600)

[(۷) اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنا ، اجر رسالت ہے 24](#_Toc38379601)

[(۸) حجت خدا کی طرف رجوع نہ کرنا شرک ہے 26](#_Toc38379602)

[(۹) سچ کہو، اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو 28](#_Toc38379603)

[(۱۰) سچ کہو، اگرچہ تم اس بنا پر ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ 29](#_Toc38379604)

[(۱۱) حجت خدا کے سامنے تسلیم ہونا،اللہ کے سامنے تسلیم ہونا ہے 30](#_Toc38379605)

[(12) ہمارے تمام عقائد وہی ہیں جو اہل بیت علیہم السلام کے ہیں 32](#_Toc38379606)

[(13) شیعہ ،اہل بیت علیہم السلام کے راستہ پر چلتے ہیں جو کہ قرآن اور سنت کا راستہ ہے 34](#_Toc38379607)

[(14) تمام مسائل میں شیعہ اہل بیت علیہم السلام کے نظریات کی اتباع کرتے ہیں 36](#_Toc38379608)

[(15) اللہ نے امامت سے زیادہ کسی اور چیز کی تاکید نہیں کی 37](#_Toc38379609)

[(16) اللہ کی عبادت نہیں کی جا سکتی مگر اس کی حجت کی اطاعت کے ساتھ 38](#_Toc38379610)

[(17) اللہ عزوجل کا ارادہ 40](#_Toc38379611)

[(18) اللہ تعالٰی ان سے محبت کرتا ہے جو اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں 43](#_Toc38379612)

[(19) اللہ نے آسمانوں اور زمین پر عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ ِتحریر فرمایا 45](#_Toc38379613)

[(20) حجت خدا کی معرفت شہادت کی شرط ہے 49](#_Toc38379614)

[(21) لوگوں کی قدروقیمت صرف اس وقت ہوگی جب وہ حجت خدا کی پیروی کریں گے 51](#_Toc38379615)

[(22) امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام دین کی بنیاد ہیں اور ان کے پیروکار سفید پیشانی والے ہیں 53](#_Toc38379616)

[(23) صادقین سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں 54](#_Toc38379617)

[(24) ائمہ ہدایت اور ائمہ ضلالت 55](#_Toc38379618)

[(25) اللہ نے قرآن میں جن فاحشات سے روکا ہے اس سے مراد ضلالت کے ائمہ ہیں 57](#_Toc38379619)

[(26) ملک عظیم ،اہل بیت علیہم السلام کی ولایت ہے 59](#_Toc38379620)

[(27) اہل بیت علیہم السلام وہ ذکر ہیں کہ جن کے بارے میں اس قوم سے سوال کیا جائے گا 61](#_Toc38379621)

[(28) کسی شخص کو امامت کے درجہ پر قرار دینا شرک ہے 63](#_Toc38379622)

[(29) حجت خدا کا انکار کرنا شرک ہے 65](#_Toc38379623)

[(30) اللہ ان لوگوں سے گفتگو نہیں کرے گا جو حجت خدا کا انکار کرتے ہیں 67](#_Toc38379624)

[(31) جوحجت خدا کی مخالفت کرتے ہیں وہ مشرک ہیں 69](#_Toc38379625)

[(32) امامت کا جھوٹا دعویدار اور اس کی اتباع کرنے والا،دونوں لعنتی ہیں 70](#_Toc38379626)

[(33) حجت خدا کا انکار ، خدا کا انکار کرنا ہے 72](#_Toc38379627)

[(34) جن لوگوں نے حجت خدا کا انکار کیا وہ کفر کی تاریکیوں میں داخل ہوگئے 74](#_Toc38379628)

[(35) برائت و دشمنی کے بغیر ولایت قبول نہیں 77](#_Toc38379629)

[(36) وہ شخص جھوٹا ہے جو اہل بیت علیہم السلام سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر ان کے دشمنوں سے اظہار دشمنی نہیں کرتا 79](#_Toc38379630)

[(37) بتری کون لوگ ہیں؟ 80](#_Toc38379631)

[(38) بتری حضرت امام مھدی علیہ السلام کے خلاف اعلان جنگ کریں گے 82](#_Toc38379632)

[(39) جو لوگ اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں سے دشمنی رکھتے ہیں وہ دجال سے زیادہ بدتر ہیں 84](#_Toc38379633)

[(40) اتحاد صرف اہل بیت علیہم السلام کی امامت پر کیا جاسکتا ہے 86](#_Toc38379634)

[(41) ناصبی وہ ہے جو حجت خدا کے دوستوں سے نفرت کرے 87](#_Toc38379635)

[(42) امام مہدی علیہ السلام ناصبی کو مہلت نہ دیں گےلیکن اہل کتاب کے ساتھ امن کے ساتھ رہیں گے 89](#_Toc38379636)

[(43) اہل بیت علیہم السلام کا دشمن جہنم میں ہوگا چاہے وہ نماز پڑھے یا چوری کرے 91](#_Toc38379637)

[(44) جو لوگ اہل بیت علیہم السلام سے نفرت رکھتے ہیں ان کے اعمال خدا کی بارگاہ تک نہیں پہونچتے 92](#_Toc38379638)

[(45) ملائکہ اس وقت تک اللہ کی قربت حاصل نہیں کرسکتے جب تک اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں پر لعنت نہ کریں 93](#_Toc38379639)

[(46) مؤمن کبھی امیر المؤمنین علیہ السلام سے نفرت نہیں کرے گا اور منافق کبھی ان سے محبت نہیں کرے گا 95](#_Toc38379640)

[(47) مخالفین اہل بیت علیہم السلام کا ٹھکانہ جہنم ہے 97](#_Toc38379641)

[(48) اہل بیت علیہم السلام کی ولایت صرف ان منتخب شدہ افراد کے لئے ہے جن کے ایمان کا امتحان لیا جا چکا ہے 100](#_Toc38379642)

[(49) اللہ کے نزدیک اس شخص سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں جو حجت خدا کا انکار کرے 102](#_Toc38379643)

[(50) جو لوگ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت نہیں کرتے وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے دشمن ہیں 104](#_Toc38379644)

[(51) امام سجاد علیہ السلام ان لوگوں کو کھانا فراہم کرتے تھے جو امام حسین علیہ السلام پر گریہ و زاری کرتے تھے 106](#_Toc38379645)

[(52) امام سجادعلیہ السلام نے پوری زندگی امام حسین علیہ السلام پر گریہ کیا 107](#_Toc38379646)

[(53) مؤمنین جب امام حسین علیہ اسلام کو یاد کرتے ہیں ان پر گریہ کرتے ہیں 108](#_Toc38379647)

[(54) انبیاء اور ملائکہ اللہ سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کی درخواست کرتے ہیں 109](#_Toc38379648)

[(55) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کبھی بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک نہ کرنا 110](#_Toc38379649)

[(56) پانی پیتے وقت امام حسین علیہ السلام كو یاد كرنے كا ثواب 112](#_Toc38379650)

[(57) شمر ملعون کا امام حسین علیہ السلام کے قتل سے پہلے آپ علیہ السلام کی منزلت کا اقرار کرنا 114](#_Toc38379651)

[(58) امام حسین علیہ السلام كے لئے منھ پیٹنا اور گریہ كرنا 116](#_Toc38379652)

[کتابیات 118](#_Toc38379653)

# (۱) احادیث اہل بیت علیہم السلام سیکھنے کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا ع يَقُولُ رَحِمَ اللهُ عَبْدًا اَحْيَا اَمْرَنَا فَقُلْتُ لَهُ وَ كَيْفَ يُحْيِي اَمْرَكُمْ قَالَ يَتَعَلَّمُ‏ عُلُومَنَا وَ يُعَلِّمُهَا النَّاسَ‏ فَاِنَّ النَّاسَ لَوْ عَلِمُوا مَحَاسِنَ كَلَامِنَا لَاتَّبَعُونَا

عبد سلام ابن صالح الھروی نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

’’ اللہ اس بندہ پر رحمت کرے جو ہمارے امور کو زندہ کرتا ہے۔‘‘

تو میں نے دریافت کیا۔’’کس طرح آپ علیہ السلام کے امور کو زندہ کیا جاسکتا ہے ؟‘‘ امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’ ہمارے علوم (احادیث) سیکھ کر اور لوگوں کو ان کی تعلیم دے کر۔ یقیناً اگر لوگ ہمارے کلام کی خوبصورتی کو جان جاتے تو ضرور بالضرور ہماری اتباع و پیروی کرتے۔‘‘

## حوالے:

۱) عیون اخبار الرضا،ج:۱ ،ص: ۳۰۷ ،ح :۶۹

۲) معانی الاخبار، ص :۱۸۰، ح: ۱

۳) وسائل الشیعہ ،ج :۲۷ ، :۹۲ :ح :۳۳۲۹۷

۴) بحار الانوار ،ج :۲ :ص :۳۰ ،ح: ۱۳

# (۲) حقیقی علم صرف اور صرف اہل بیت علیہم السلام کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ ع لِسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ

شَرِّقَا وَ غَرِّبَا فَلَا تَجِدَانِ عِلْمًا صَحِيحًا اِلَّا شَيْئًا خَرَجَ‏ مِنْ‏ عِنْدِنَا اَهْلَ‏ الْبَيْتِ‏.

امام ابو جعفر علیہ السلام نے سلمہ ابن کھیل اور حکم ابن عتیبہ (دو مشہور بتریوں)سے فرمایا:

’’تم دونوں چاہے مشرق کی طرف چلے جاؤ یا مغرب کی طرف ، تم صحیح علم نہیں پاسکو گے، سوائےاس کے کہ جو (علم) ہم اہل بیت علیہم السلام سے آیا ہو۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۳۹۹ ح ۳

۲) وسائل الشیعہ ج ۲۱ ص ۴۷۷ ح ۲۷۶۳۲

۳) مرآۃ العقول ج ۴ ص ۳۰۹ ح ۳

# (۳) کیا ان حضرات کے علاوہ کوئی اور ہدایت کر سکتا ہے کہ جن کے گھروں میں وحی کا نزول ہوا ہے

سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ع يَقُولُ‏ وَ عِنْدَهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ عَجَبًا لِلنَّاسِ اِنَّهُمْ اَخَذُوا عِلْمَهُمْ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ص فَعَمِلُوا بِهِ وَ اهْتَدَوْا وَ يَرَوْا فانا [اَنَّا] اَهْلَ بَيْتِهِ وَ ذُرِّيَّتَهُ لَمْ نَأْخُذْ عِلْمَهُ وَ نَحْنُ اَهْلُ بَيْتِهِ وَ ذُرِّيَّتُهُ فِي مَنَازِلِنَا نَزَلَ‏ الْوَحْيُ‏ وَ مِنْ‏ عِنْدِنَا خَرَجَ‏ الْعِلْمُ اِلَيْهِمْ اَ فَيَرَوْنَ اَنَّهُمْ عَلِمُوا وَ اهْتَدَوْا وَ جَهِلْنَا نَحْنُ وَ ضَلَلْنَا اِنَّ هَذَا لَمُحَالٌ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر ابن محمد علیہما السلام کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ کوفہ کے کچھ لوگ آپ کے پاس موجود تھے۔

’’مجھے لوگوں پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے تمام علم سیکھ لیا اور اس پر عمل کیا اور ہدایت یافتہ ہوگئے۔

اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ ہم اہل بیت علیہم السلام نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے علم حاصل نہیں کیا جبکہ ہم ان کے اہل بیت علیہم السلام ہیں اور ان کی ذریت ہیں۔

ہمارے گھروں میں وحی کا نزول ہوا اور ہمارے ذریعہ علم لوگوں تک پہونچا۔

پس کیا وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں اور ہم جاہل ہیں اور گمراہ ہیں۔ یقیناً یہ بات بہت ہی محال ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۱۲ ح ۳

۲) الکافی ج ۱ ص ۳۹۸ ح ۱

۳) مرآۃ العقول ج ۴ ص ۳۰۵ ح ۱

# (4) آل محمد علیہم السلام کی ان احادیث کا انکار کرنا جو سخت اور دشوار ہیں، بدرجہ کفر ہے

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ ع قَالَ رَسُولُ اللهِ ص‏ اِنَّ حَدِيثَ آلِ مُحَمَّدٍ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يُؤْمِنُ بِهِ اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْاِيمَانِ

فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ ص فَلَانَتْ لَهُ قُلُوبُكُمْ وَ عَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ

وَ مَا اشْمَاَزَّتْ مِنْهُ قُلُوبُكُمْ‏ وَ اَنْكَرْتُمُوهُ‏ فَرُدُّوهُ‏ اِلَى‏ اللهِ‏ وَ اِلَى‏ الرَّسُولِ‏ وَ اِلَى الْعَالِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ

وَ اِنَّمَا الْهَالِكُ اَنْ يُحَدِّثَ اَحَدُكُمْ بِشَيْ‏ءٍ مِنْهُ لَا يَحْتَمِلُهُ فَيَقُولَ وَ اللهِ مَا كَانَ هَذَا وَ اللهِ مَا كَانَ هَذَا وَ الْاِنْكَارُ هُوَ الْكُفْرُ.

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا۔

’’یقیناً آل محمد علیہم السلام کی احادیث سخت اور دشوار ہیں۔ کوئی اس پر ایمان نہیں لائے گا سوائے ملک مقرب، نبی مرسل اور اس بندہ کے کہ جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کےٍ لئے امتحان لے لیا ہو۔

پس جب آل محمد علیہم السلام کی ایک حدیث تم تک آتی ہے کہ جس کے لئے تمھارا قلب نرم ہوجاتا ہے اور تم اس کو جانتے ہو تو اسے قبول کر لو۔ لیکن اگر تمھارا دل لرزاں ہو اور تم اسے نہ جانتے ہو تو اسے اللہ ،اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور آل محمد علیہم السلام کے عالم کی طرف پلٹا دو۔

یقینا وہ ہلاک ہوا کہ جس نے حدیث سنی اور اسے برداشت نہ کر سکا اور اس نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ درست نہیں ہے، اللہ کی قسم یہ درست نہیں ہے۔ (اس طرح حدیث کا) انکار کرنا کفر ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۴۰۱ ح ۱

۲) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵ ص ۸۵۸ ح ۱۴۰۸۹

۳) بحار الانوار ج ۲ ص ۱۸۹ ح ۲۱

# (۵) قرآن کا علم صرف اہل بیت علیہم السلام کے پاس ہے

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ ع‏ يَا اَبَا الصَّبَّاحِ نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا لَنَا الْاَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ‏ فِي‏ الْعِلْمِ‏ وَ نَحْنُ‏ الْمَحْسُودُونَ‏ الَّذِينَ قَالَ اللهُ‏ اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى‏ ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ‏

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا :

’’اے ابو الصّبّاح!ہم وہ قوم ہیں کہ جس کی اطاعت کو اللہ نے واجب قرار دیا ہے۔ مال غنیمت ہمارے لئے ہے اور ہمارےہی ذریعے مال کی پاکیزگی ہوتی ہے۔

ہم ہی (راسخون فی العلم) علم میں راسخ ہیں۔ہم وہ ہیں کہ جس سے حسد کیا جاتا ہے کہ جن کے بارے میں اللہ نے (قرآن میں) ارشاد فرمایا: کیا وہ لوگ ان سے (ائمہ علیہم السلام سے)حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۲۰۲ ح ۱

۲) تفسیر العیاشی ج ۱ ص ۲۴۷ ح ۱۵۵

۳) الکافی ج ۱ ص ۱۸۶ ح ۶

۴) تہذیب الاحکام ج ۴ ص ۱۳۲ ح ۱

۵) مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۲۸۶

۶) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۱ ص ۴۵

۷) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۱۹۴ح ۲۰

# (۶) ائمہ معصومین علیہم السلام قرآن کے وارث ہیں

دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِ اللهِ‏ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا فَمِنْهُمْ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سابِقٌ بِالْخَيْراتِ بِاِذْنِ اللهِ‏ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَا يُقِرُّ بِالْاِمَامِ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنِي وَ جَعَلْتُ أُفَكِّرُ فِي نَفْسِي فِي عِظَمِ مَا أُعْطِيَ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ السَّلَامُ فَنَظَرَ اِلَيَّ اَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْاَمْرُ اَعْظَمُ مِمَّا حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ مِنْ عِظَمِ شَأْنِ آلِ مُحَمَّدٍ فَاحْمَدِ اللهَ فَقَدْ جُعِلْتَ مُتَمَسِّكًا بِحَبْلِهِمْ‏ تُدْعَى‏ يَوْمَ‏ الْقِيَامَةِ بِهِمْ اِذَا دُعِيَ كُلُ‏ أُناسٍ بِاِمامِهِمْ‏ فَاَبْشِرْ يَا اَبَا هَاشِمٍ فَاِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ.

داؤد ابن قاسم الجعفری کہتے ہیں ’’میں نے امام ابو محمد(امام عسکری علیہ السلام) سے اللہ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا۔

’ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث قرار دیا جن کو اپنے بندوں میں سے چنا۔پس ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔‘(سورہ فاطر: ۳۲)

تو امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

’’وہ سب کے سب آل محمد علیہم السلام میں سے ہیں۔ پس اپنے نفس پر ظلم کرنے والا وہ ہے جو امام کا اقرار نہیں کرتا۔‘‘یہ سن کرمیرے آنسو جاری ہو گئے اور میں آل محمد علیہم السلام کو جو عظیم نعمت عطا ہوئی ہے اس کے بارے میں فکر کرنے لگا۔

پس امام ا بو محمد علیہ السلام نے میری طرف نظر کی اور فرمایا:

’’یہ امر اس سے بھی زیادہ عظیم ہے جس قدر تو آل محمد علیہم السلام کی شان کے سلسلہ میں سوچ رہا ہے۔

پس تو اللہ کی حمد و ثناء کر کہ تو ان سے متمسک ہے۔ تجھے قیامت کے دن ان کے ساتھ پکارا جائے گا جب کہ ہر انسان کو اپنے امام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ پس تجھے خوشخبری ہے اے ابو ہاشم!یقیناً تو خیر پر ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۱۹

۲) مدینۃ المعاجز ج ۷ ص ۶۳۵ ح ۲۶۱۹

۳) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۲۱۸ ح ۱۸

# (۷) اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنا ، اجر رسالت ہے

سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ- قُلْ لا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى‏ فَقَالَ هِيَ وَ اللهِ فَرِيضَةٌ مِنَ‏ اللهِ‏ عَلَى‏ الْعِبَادِ لِمُحَمَّدٍ ص‏ فِي‏ اَهْلِ‏ بَيْتِهِ‏.

سلّام ابن المستنیر کہتے ہیں: میں نے امام ابو جعفر (امام باقر علیہ السلام)سے اللہ عز و جل کے اس قول کے بارے میں سوال کیا۔

’آپ کہہ دیجئے کہ میں اس کار (رسالت) کا تم لوگوں سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو۔**‘**

امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

’’اللہ کی قسم یہ چیز اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر واجب ہے حضرت محمدصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم (کا اجر رسالت ادا کریں)ان کے اہل بیت علیہم السلام (سے محبت کے ذریعہ)۔‘‘

## حوالے:

۱) المحاسن ج ۱ ص ۱۴۴ ح ۴۶ باب ۱۳

۲) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۲۳۹ ح ۷

# (۸) حجت خدا کی طرف رجوع نہ کرنا شرک ہے

عَنْ عَمِيرَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ‏ أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَتِنَا وَ الرَّدِّ اِلَيْنَا وَ التَّسْلِيمِ لَنَا ثُمَّ قَالَ وَ اِنْ صَامُوا وَ صَلَّوْا وَ شَهِدُوا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ جَعَلُوا فِي‏ اَنْفُسِهِمْ‏ اَنْ لَا يَرُدُّوا اِلَيْنَا كَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ.

عمیرہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ (امام صادق علیہ السلام)کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

’’لوگوں کو ہماری معرفت کا ، ہماری طرف رجوع کرنے کا اور ہمارے سامنے تسلیم ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔‘‘

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’اگر لوگ روزے رکھیں، نمازیں پڑھیں اور گواہی دیں کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے،لیکن وہ اپنے نفس میں یہ سوچیں کہ وہ ہماری طرف رجوع نہ کریں گے تو (وہ اس فکر کی بنا پر) مشرک ہو جائیں گے۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۲ ص ۳۹۸ ح ۵

۲) وسائل الشیعہ ج ۲۷ ص ۶۸ ح ۳۳۲۲۱

۳) مرآۃ العقول ج ۱۱ ص ۱۷۷ ح ۵

# (۹) سچ کہو، اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو

وَ فِي خَبَرٍ آخَرَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ص قُلِ‏ الْحَقَ‏ وَ اِنْ‏ كَانَ‏ مُرًّا.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے جناب ابوذر ؒسے فرمایا:

’’سچ کہو، اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو‘‘

## حوالے:

۱) معانی الاخبار ص ۳۳۵ ح ۱

۲) امالی ص ۵۴۱ ح ۱۱۶۳

۳) وسائل الشیعہ ج ۱۵ ص ۲۹۰ ح ۲۰۵۴۱

۴) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵ ص ۶۴۰ ح ۱۱۵۵۴

۵) بحار الانوار ج ۶۷ ص ۱۰۷

# (۱۰) سچ کہو، اگرچہ تم اس بنا پر ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ

وَ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْمَاضِي ع‏ قُلِ‏ الْحَقَ‏ وَ اِنْ‏ كَانَ‏ فِيهِ‏ هَلَاكُكَ‏ فَاِنَّ فِيهِ نَجَاتَكَ وَ دَعِ الْبَاطِلَ وَ اِنْ كَانَ فِيهِ نَجَاتُكَ فَاِنَّ فِيهِ هَلَاكَك‏

امام ابوالحسن الماضی (امام کاظم علیہ السلام) نے فرمایا۔

’’سچ کہو، اگرچہ تم اس بنا پر ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ، کیونکہ یقیناً اس میں تمہاری نجات ہے۔ اور باطل کو چھوڑ دو اگرچہ کہ (ظاہراً) اس میں تمہاری نجات ہو، کیونکہ بے شک اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) تحف العقول ص ۴۰۷

۲) الاختصاص ص ۳۲

۳) بحار الانوار ج ۲ ص ۷۹ ح ۷۱

# (۱۱) حجت خدا کے سامنے تسلیم ہونا،اللہ کے سامنے تسلیم ہونا ہے

عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ اِنَّ عِنْدَنَا رَجُلًا يُقَالُ لَهُ كُلَيْبٌ فَلَا يَجِي‏ءُ عَنْكُمْ شَيْ‏ءٌ اِلَّا قَالَ اَنَا أُسَلِّمُ فَسَمَّيْنَاهُ‏ كُلَيْبَ‏ تَسْلِيمٍ‏ قَالَ فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَ تَدْرُونَ مَا التَّسْلِيمُ فَسَكَتْنَا فَقَالَ هُوَ وَ اللهِ الْاِخْبَاتُ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ- الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ وَ اَخْبَتُوا اِلى‏ رَبِّهِمْ‏.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا۔’ ہمارا ایک ساتھی ہے جس کا نام کلیب ہے،آپ علیہ السلام کی کوئی حدیث اس کے سامنے بیان نہیں کی جاتی مگر یہ کہ وہ کہتا ہے:میں نے تسلیم کیا" ‘پس ہم نے اس کا نام ’’کلیب تسلیم‘‘ رکھ دیا ہے۔

(یہ سن کر)امام علیہ السلام نے اس پر رحمت کے نزول کی دعا کی اور سوال کیا:

کیا تم جانتے ہو کہ تسلیم کسے کہتے ہیں؟

تو ہم خاموش ہوگئے۔تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’اللہ کی قسم اللہ کے قول کے مطابق اس(تسلیم کا مطلب) انکساری ہے، اللہ عز و جل فرماتا ہے۔"وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام انجام دئیے اور جو اپنے پروردگار کے سامنے انکساری سے پیش آتے ہیں۔‘‘(سورہ ھود،۱۱:۲۸)

## حوالے:

۱) تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۱۴۳ ح ۱۵

۲) الکافی ج ۱ ص ۳۹۱

۳) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳ ص ۹۸ ح ۵۰۷۰

۴) مرآۃ العقول ج ۴ ص ۲۸۰ ح ۳

۵) تفسیر نور الثقلین ج ۲ ص ۳۴۸

# (۱۲) ہمارے تمام عقائد وہی ہیں جو اہل بیت علیہم السلام کے ہیں

عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ‏ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَسْتَكْمِلَ الْاِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلِ الْقَوْلُ مِنِّي فِي جَمِيعِ الْاَشْيَاءِ قَوْلُ‏ آلِ‏ مُحَمَّدٍ فِيمَا اَسَرُّوا وَ مَا اَعْلَنُوا وَ فِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُمْ وَ فِيمَا لَمْ يَبْلُغْنِي.

یحیی ابن زکریا انصاری سے کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ (امام صادق علیہ السلام)کو فرماتے ہوئے سنا:

’’جو یہ چاہتا ہے کہ اس کا ایمان پوری طرح سے مکمل ہوجائے تو وہ یہ کہے،

’’تمام چیزوں میں میرا عقیدہ وہی ہے جو آل محمد علیہم السلام کا عقیدہ ہے،

جو کچھ آپ حضرات علیہم السلام نے پوشیدہ رکھا

اور جو کچھ اعلانیہ بیان کیا ،

اور جو کچھ ان علیہم السلام سے مجھ تک پہونچا ہے

اور جو کچھ مجھ تک نہیں پہونچا۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۳۹۱ ح ۶ تسلیم اور جو لوگ تسلیم ہوتے ہیں ان کی فضیلت کا باب

۲) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۵ ص ۸۶۴ ح ۱۲۱۲۱

۳) مرآۃ العقول ج ۴ ص ۲۸۲۔۲۸۳ ح ۶

# (۱۳) شیعہ ،اہل بیت علیہم السلام کے راستہ پر چلتے ہیں جو کہ قرآن اور سنت کا راستہ ہے

عَنْ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ لَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ ع مَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْكُمْ اِنَّ النَّاسَ‏ سَلَكُوا سُبُلًا شَتَّى‏ مِنْهُمْ مَنْ اَخَذَ بِهَوَاهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ اَخَذَ بِرَأْيِهِ وَ اِنَّكُمْ اَخَذْتُمْ بِاَمْرٍ لَهُ اَصْلٌ‏ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لِحَبِيبٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: اِنَّ النَّاسَ اَخَذُوا هَكَذَا وَ هَكَذَا فَطَائِفَةٌ اَخَذُوا بِاَهْوَائِهِمْ وَ طَائِفَةٌ قَالُوا بِآرَائِهِمْ وَ طَائِفَةٌ قَالُوا بِالرِّوَايَةِ وَ اللهُ هَدَاكُمْ لِحُبِّهِ وَ حُبِّ مَنْ يَنْفَعُكُمْ حُبُّهُ عِنْدَهُ‏.

راوی (حبیب)کہتا ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ (امام صادق علیہ السلام) کو فرماتے ہوئے سنا:

’’تم (شیعوں)سے زیادہ کوئی شخص مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ یقناً لوگوں نے مختلف راستوں کو اختیار کیا، کچھ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اورکچھ لوگ اپنی رائے کی اتباع کرتے ہیں اور کچھ لوگ (بے بنیاد)روایات کی پیروی کرتے ہیں۔ لیکن تم (شیعوں) نے امور کو اس اصل سے حاصل کیا ہے (جو قرآن اور احادیث میں موجود ہے)۔‘‘

## حوالے:

۱) المحاسن ج ۱ ص ۱۵۶ ح ۸۷

۲) الکافی ج ۸ ص ۱۴۶ ح ۱۲۱

۳) وسائل الشیعہ ج ۲۷ ص ۵۰ ح ۳۳۱۸۱

۴) بحار الانوار ج ۶۵ ص ۹۰ ح ۲۳

# (۱۴) تمام مسائل میں شیعہ اہل بیت علیہم السلام کے نظریات کی اتباع کرتے ہیں

عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ قَيْسِ بْنِ رُمَّانَةَ قَالَ وَ كَانَ خَيِّرًا قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ ع اِنَّ اَصْحَابَنَا يَخْتَلِفُونَ فِي شَيْ‏ءٍ فَاَقُولُ‏ قَوْلِي‏ فِيهَا قَوْلُ‏ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ- فَقَالَ بِهَذَا نَزَلَ جَبْرَئِيلُ.

راوی (مفضل ابن قیس) کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ ’’جب ہمارے اصحاب (شیعہ) میں کسی چیز میں اختلاف ہوتا ہے تو میں ان سے کہتا ہوں کہ’’میرا قول اس معاملہ میں وہی ہے جو امام جعفر ابن محمد علیہما السلام کا قول ہے۔‘‘ تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’جبرئیل اسی طرح سے یہ (بات)لے کر نازل ہوئے تھے۔‘‘

## حوالے:

۱) رجال الکشی ج ۲ ص ۴۶۶ ح ۳۲۳

۲) وسائل الشیعہ ج ۲۷ ص ۱۶۱ ح ۳۳۴۸۹

۳) بحار الانوار ج ۲ ص ۲۴۱ ح ۳۴

# (۱۵) اللہ نے امامت سے زیادہ کسی اور چیز کی تاکید نہیں کی

عَلِيٌّ عَنْ اَخِيهِ مُوسَى ع قَالَ: كَانَ يَقُولُ قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذَ بِسَنَةٍ اِذَا اجْتَمَعَ عِنْدَهُ اَهْلُ بَيْتِهِ مَا وَكَّدَ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ فِي شَيْ‏ءٍ مَا وَكَّدَ عَلَيْهِمْ بِالْاِقْرَارِ بِالْاِمَامَةِ وَ مَا جَحَدَ الْعِبَادُ شَيْئًا مَا جَحَدُوهَا.

علی ابن جعفر صادق علیہ السلام اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام اپنی موت سے ایک سال قبل، جب ان کے اہل و عیال ان کے پاس جمع ہوتے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’اللہ نے بندوں کو کسی بھی چیز کے لئے اس قدر تاکید نہیں کی جس قدر تاکید امامت کے اقرار کے سلسلہ میں کی ہے۔اور بندوں نے کسی بھی چیز کا انکار اس قدر نہیں کیا جس قدر امامت کا انکار کیا ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) قرب الاسناد ص ۳۰۰ ح ۱۱۸۱

۲) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۶۹ ح ۵

# (۱۶) اللہ کی عبادت نہیں کی جا سکتی مگر اس کی حجت کی اطاعت کے ساتھ

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا عَبْدِ اللهِ ع كَتَبَ اِلَيْهِ كِتَابًا فِيهِ‏ اَنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا قَطُّ يَدْعُو اِلَى مَعْرِفَةِ اللهِ لَيْسَ‏ مَعَهَا طَاعَةٌ فِي‏ اَمْرٍ وَ لَا نَهْيٍ‏ وَ اِنَّمَا يَقْبَلُ‏ اللهُ‏ مِنَ الْعِبَادِ الْعَمَلَ بِالْفَرَائِضِ الَّتِي فَرَضَهَا اللهُ عَلَى حُدُودِهَا مَعَ مَعْرِفَةِ مَنْ دَعَا اِلَيْهِ وَ مَنْ اَطَاعَ حَرَّمَ الْحَرَامَ ظَاهِرَهُ وَ بَاطِنَهُ وَ صَلَّى وَ صَامَ وَ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ وَ عَظَّمَ حُرُمَاتِ اللهِ كُلَّهَا وَ لَمْ يَدَعْ مِنْهَا شَيْئًا وَ عَمِلَ بِالْبِرِّ كُلِّهِ وَ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ كُلِّهَا وَ تَجَنَّبَ سَيِّئَهَا وَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِلُّ الْحَلَالَ وَ يُحَرِّمُ الْحَرَامَ بِغَيْرِ مَعْرِفَةِ النَّبِيِّ ص لَمْ يُحِلَّ لِلَّهِ حَلَالًا وَ لَمْ يُحَرِّمْ لَهُ حَرَامًا وَ اِنَّ مَنْ صَلَّى وَ زَكَّى وَ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ وَ فَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ بِغَيْرِ مَعْرِفَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ طَاعَتَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ لَمْ يُصَلِّ وَ لَمْ يَصُمْ وَ لَمْ يُزَكِّ وَ لَمْ يَحُجَّ وَ لَمْ يَعْتَمِرْ وَ لَمْ يَغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ لَمْ يَتَطَهَّرْ وَ لَمْ يُحَرِّمْ لِلَّهِ حَلَالًا وَ لَيْسَ لَهُ صَلَاةٌ وَ اِنْ رَكَعَ وَ اِنْ سَجَدَ وَ لَا لَهُ زَكَاةٌ وَ لَا حَجٌّ وَ اِنَّمَا ذَلِكَ كُلُّهُ يَكُونُ بِمَعْرِفَةِ رَجُلٍ مَنَّ اللهُ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ بِطَاعَتِهِ وَ اَمَرَ بِالْاَخْذِ عَنْهُ فَمَنْ عَرَّفَهُ وَ اَخَذَ عَنْهُ اَطَاعَ اللهَ وَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ذَلِكَ اِنَّمَا هِيَ الْمَعْرِفَةُ وَ اَنَّهُ اِذَا عَرَفَ اكْتَفَى بِغَيْرِ طَاعَةٍ فَقَدْ كَذَبَ وَ اَشْرَكَ وَ اِنَّمَا قِيلَ اعْرِفْ وَ اعْمَلْ مَا شِئْتَ مِنَ الْخَيْرِ فَاِنَّهُ لَا يُقْبَلُ مِنْكَ ذَلِكَ بِغَيْرِ مَعْرِفَةٍ فَاِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ لِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ مِنَ الطَّاعَةِ قَلَّ اَوْ كَثُرَ فَاِنَّهُ مَقْبُولٌ مِنْك‏

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل ابن عمر کو ایک خط میں لکھا:

’’اگر کوئی شخص نماز پڑھے، زکات ادا کرے، حج و عمرہ بجالائے لیکن یہ تمام اعمال بغیر اس (امام)کی معرفت کے انجام دے کہ جس کی اطاعت کو اللہ نے واجب قرار دیا ہے تو گویا اس نے ان میں سے کوئی بھی عمل انجام نہیں دیا۔ نہ اس نے نماز پڑھی، نہ روزہ رکھا ،نہ زکات ادا کی ،نہ حج و عمرہ بجالایا، نہ اس نے غسل جنابت انجام دیا ،نہ طہارت کی۔نہ اسے اللہ کے حلال و حرام کا علم ہے۔اس کی نماز نماز نہیں اگرچہ وہ رکوع و سجود کرے،نہ اس نے زکات دی اور نہ حج کیا۔ کیونکہ یہ تمام چیزیں اس شخص کی معرفت کے ساتھ (قبول) ہوں گی کہ اللہ نے جس کی اطاعت کو مخلوقات پرواجب قرار دیا ہے جو کہ اللہ کا احسان ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) علل الشرائع ج ۱ ص ۲۵۰ ح ۷

۲) وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۱۲۴ ح ۳۱۴

۳) بحار الانوار ج ۲۷ ص ۱۷۵۔۱۷۶ ح ۶۱

# (۱۷) اللہ عزوجل کا ارادہ

حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ (رَحِمَهُ اللهُ)، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ هَارُونَ بْنِ سَلَّامٍ الضَّرِيرُ اَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ طَارِقٍ، مِنْ وُلْدِ قَنْبَرٍ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِي جَارَسُوجَ‏ كِنْدَةٍ بِالْكُوفَةِ: اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَعْطَى رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) عَلِيًّا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) خَاتَمًا فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، خُذْ هَذَا الْخَاتَمَ لِلنَّقَّاشِ، لِيَنْقُشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدَ بْنَ‏ عَبْدِ اللهِ‏، فَاَخَذَهُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَاَعْطَاهُ النَّقَّاشَ، وَ قَالَ لَهُ: انْقُشْ عَلَيْهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَنَقَشَ النَّقَّاشُ، وَ اَخْطَاَتْ يَدُهُ، فَنَقَشَ عَلَيْهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَجَاءَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامَ) فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ فَقَالَ: هُوَ ذَا، فَاَخَذَهُ وَ نَظَرَ اِلَى نَقْشِهِ، فَقَالَ: مَا اَمَرْتُكَ بِهَذَا، قَالَ: صَدَقْتَ، وَ لَكِنْ يَدِي اَخْطَاَتْ، فَجَاءَ بِهِ اِلَى رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا نَقَشَ النَّقَّاشُ مَا اَمَرْتُ بِهِ، ذَكَرَ اَنَّ يَدَهُ اَخْطَاَتْ، فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ نَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَ اَنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، وَ تَخَتَّمَ بِهِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) نَظَرَ اِلَى خَاتَمِهِ، فَاِذَا تَحْتَهُ مَنْقُوشٌ: عَلِيٌ‏ وَلِيُ‏ اللهِ‏، فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَجَاءَ جَبْرَئِيلُ، فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ، كَانَ كَذَا وَ كَذَا. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، كَتَبْتَ مَا اَرَدْتَ، وَ كَتَبْنَا مَا اَرَدْنَا.

شیخ طوسی نے معتبر سلسلہ سے امام زین العابدین علیہ السلام نقل کیا ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنی انگوٹھی امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی اور فرمایا۔اے علی علیہ السلام اس انگوٹھی کو لیجئے اور اس پر ’محمد ابن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم )‘۔ نقش کروالیجئے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے وہ انگوٹھی نقش بنانے والے کو دی اور کہا کہ اس پر ’محمد ابن عبداللہ(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم )‘ نقش کردو۔

اگلے دن جب علی علیہ السلام اس نقاش سے وہ انگوٹھی لینے گئے تو آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ اس پر یہ نقش ہے ’محمد رسول اللہ(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم )‘۔ علی علیہ السلام نے اس سے کہا کہ میں نے تجھے یہ نقش بنانے نہیں کہا تھا۔

اس نقاش نے کہا۔یا علی علیہ السلام! آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ میرے ہاتھوں نے غلطی سے یہ نقش بنا دیا۔

جب علی علیہ السلام وہ انگوٹھی لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس آئے اور ان سے ماجرا بیان کیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اسے پہن لیا اور فرمایا۔’’میں محمدابن عبداللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) بھی ہوں اور میں محمدصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ،اللہ کا رسول بھی ہوں۔‘‘ دوسرے دن جب اس نقش کو دیکھا گیا تو اس پر یہ الفاظ تحریر تھے’علی ولی اللہ‘۔اس بات سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو تعجب ہوا۔

جبرئیل آئے اور کیا کہ اللہ فرماتا ہے:

’’اے میرے محبوب! جو آپ نے ارادہ کیا وہ آپ نے نقش کروایا اور جو میں نے ارادہ کیا وہ میں نے نقش کردیا۔‘‘

## حوالے:

۱) امالی ص ۷۰۵ ح ۱۵۱۰

۲) ماۃ مناقب ص ۴۹ مناقب نمبر ۲۴

۳) اثبات الھداۃ ج ۱ ص ۳۱۹ ح ۲۰۴

۴) بحار الانوار ج ۱۶ ص ۹۱۔۹۲ ح ۲۵

# (۱۸) اللہ تعالٰی ان سے محبت کرتا ہے جو اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ص قَدْ سَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ بِلَا رُكُوعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ سُجُودٌ بِلَا رُكُوعٍ فَقَالَ ص نَعَمْ اَتَانِي جَبْرَئِيلُ ع فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ اِنَ‏ اللهَ عَزَّ وَ جَلَ‏ يُحِبُ‏ عَلِيًّا فَسَجَدْتُ وَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَقَالَ لِي اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ فَاطِمَةَ فَسَجَدْتُ وَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَقَالَ لِي اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْحَسَنَ فَسَجَدْتُ وَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَقَالَ لِي اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْحُسَيْنَ فَسَجَدْتُ وَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَقَالَ لِي اِنَّ اللهَ يُحِبُّ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَسَجَدْتُ وَ رَفَعْتُ رَأْسِي.

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو بغیر رکوع کئے پانچ سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے دریافت کیا :

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آپ نے بغیر رکوع کئے پانچ سجدہ کئے؟

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’ہاں۔جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا۔

اے محمدصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم! یقیناً اللہ عز و جل علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے۔تو میں نے ایک سجدہ کیااور پھر سر سجدہ سے اٹھایا۔

تو جبرئیل نے کہا۔ اللہ عز وجل فاطمہ علیہا السلام سے محبت کرتا ہے۔ تو میں نے سجدہ کیا اور پھر سر سجدہ سے اٹھایا۔

پھر جبرئیل نے مجھ سے کہا۔یقیناً اللہ حسن علیہ السلام سے محبت کرتا ہے۔تو میں نے سجدہ کیا اور پھر سر سجدہ سے اٹھایا۔

پس جبرئیل نے مجھ سے کہا۔ یقیناً اللہ حسین علیہ السلام سے محبت کرتا ہے۔ تو میں نے سجدہ کیا اور پھر سجدہ سے سر اٹھایا۔

تو جبرئیل نے مجھ سے کہا۔ یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو ان سے محبت کرتے ہیں۔پس میں نے سجدہ کیا اور سر سجدہ سے اٹھایا۔

## حوالے:

۱) الدر النظیم ص ۷۱۸

۲) مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۲۸۶

۳) حلیہ الابرار ج ۱ ص ۳۳۷ ح ۳

۴) بحار الانوار ج ۸۳ ص ۲۱۹

# (۱۹) اللہ نے آسمانوں اور زمین پر عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ ِتحریر فرمایا

وَ رَوَى الْقَاسِمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ‏ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ ع هَؤُلَاءِ يَرْوُونَ حَدِيثًا فِي مِعْرَاجِهِمْ اَنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ رَاَى عَلَى الْعَرْشِ‏ مَكْتُوبًا لَا اِلَهَ‏ اِلَّا اللهُ‏ مُحَمَّدٌ رَسُولُ‏ اللهِ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ غَيَّرُوا كُلَّ شَيْ‏ءٍ حَتَّى هَذَا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْعَرْشَ كَتَبَ عَلَيْهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْمَاءَ كَتَبَ فِي مَجْرَاهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ- وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْكُرْسِيَّ كَتَبَ عَلَى قَوَائِمِهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اللَّوْحَ كَتَبَ فِيهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ اِسْرَافِيلَ كَتَبَ عَلَى جَبْهَتِهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ جَبْرَئِيلَ كَتَبَ عَلَى جَنَاحَيْهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ السَّمَاوَاتِ كَتَبَ فِي اَكْنَافِهَا لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْاَرَضِينَ كَتَبَ فِي اَطْبَاقِهَا لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْجِبَالَ كَتَبَ فِي رُءُوسِهَا لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الشَّمْسَ كَتَبَ عَلَيْهَا لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْقَمَرَ كَتَبَ عَلَيْهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ هُوَ السَّوَادُ الَّذِي تَرَوْنَهُ فِي الْقَمَرِ فَاِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلْيَقُلْ عَلِيٌّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع‏

راوی کہتا ہے میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا۔یہ لوگ اپنی حدیث معراج میں نقل کرتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو معراج پر لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عرش پر یہ تحریر دیکھی:

’’نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، ابو بکرسب سے زیادہ سچا ہے۔‘‘

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’سبحان اللہ، ان لوگوں نے ہر چیز کو تبدیل کردیا یہاں تک کہ اس بات کو بھی؟‘‘

میں نے کہا۔’ہاں‘

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’بے شک اللہ عز و جل نے جب عرش کو خلق کیا تو اس پر تحریر کیا،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

جب اللہ نے اسرافیل کو خلق کیا تو اس کی پیشانی پر لکھا،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

جب اللہ نے جبرئیل کو خلق کیا اس کے پروں پر تحریر کیا،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

جب اللہ نے آسمانوں کو خلق کیا تو اس کی حدود پر لکھا،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

جب اللہ نے زمین کو خلق کیا تو اس کی تہہ پر لکھا،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

جب اللہ نے پہاڑوں کو خلق کیا تو اس کی بلندیوں پر لکھا،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

جب اللہ نے سورج کو خلق کیا تو اس پر لکھا،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

جب اللہ نے چاند کو خلق کیا تو اس پر لکھا، ’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘اور یہی وہ سیاہی ہے جو تم چاند پر دیکھتے ہو۔

لہذا جب تم میں سے کوئی یہ کہے،’کو ئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کے رسول ہیں‘ تو اسے یہ بھی ضرور کہنا چاہئے کہ’ علی علیہ السلام امیر المؤمنین ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) الاحتجاج ج ۱ ص ۱۵۸

۲) مدینۃ المعاجز ج ۲ ص ۳۷۵ ح ۶۱۲

# (۲۰) حجت خدا کی معرفت شہادت کی شرط ہے

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَنْ مَاتَ‏ لَا يَعْرِفُ‏ اِمَامَهُ‏ مَاتَ‏ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً قَالَ‏ نَعَمْ‏ قُلْتُ جَاهِلِيَّةً جَهْلَاءَ اَوْ جَاهِلِيَّةً لَا يَعْرِفُ اِمَامَهُ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ ضَلَالٍ.

حارث ابن مغیرہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ (امام صادق علیہ السلام) سے دریافت کیا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے:

’’جو اپنے امام کی معرفت بغیر مر جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے؟‘‘

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہاں[آپ علیہ السلام نے ایسا ہی بیان فرمایا ہے]……(جو شخص اپنے امام کی معرفت بغیر مر جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے) جاہلیت سے مراد کفر، نفاق اور ضلالت ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۳۷۷ ح ۳

۲) بحار الانوار ج ۸ ص ۳۶۴ ح ۳۹

# (۲۱) لوگوں کی قدروقیمت صرف اس وقت ہوگی جب وہ حجت خدا کی پیروی کریں گے

عَنْ جَمِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ ع يَقُولُ‏ يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ صُنُوفٍ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ وَ غُثَاءٍ فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ‏ وَ سَائِرُ النَّاسِ‏ غُثَاءٌ.

راوی (جمیل) کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ امام الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

’’لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ عالم (استاد)، طالب علم اور کوڑاکرکٹ (کچرا)۔ پس ہم علماء ہیں اور ہمارے شیعہ (ہماری اتباع کرنے والے) طالب علم ہیں اور بقیہ تمام لوگ کوڑا کرکٹ (کچرا)ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۸ ح ۱

۲) الکافی ج ۱ ص ۳۴ ح ۴

۳) الخصال ج ۱ ص ۱۲۳ ح ۱۱۵

۴) وسائل الشیعہ ج ۲۷ ص ۱۸ ح ۳۳۰۹۴

۵) بحار الانوار ج ۱ ص ۱۹۴ ح ۸

# (۲۲) امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام دین کی بنیاد ہیں اور ان کے پیروکار سفید پیشانی والے ہیں

قَالَ يَا عَلِيُّ اَنْتَ اَصْلُ الدِّينِ وَ مَنَارُ الْاِيمَانِ‏ وَ غَايَةُ الْهُدَى‏ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ‏ اَشْهَدُ بِذَلِك‏

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’یا علی (علیہ السلام)!

آپ دین کی اصل ہیں، ایمان کے مینار ہیں، مقصد ہدایت ہیں اور سفید پیشانی والوں کے رہبر ہیں۔میں ان تمام باتوں پر گواہ ہوں۔

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۳۱ ح ۸ باب ۱۳

۲) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳ ص ۲۳۰ ح ۵۴۵۲

۳) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۳ ح ۲

# (۲۳) صادقین سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَاَلْتُ الرِّضَا ع عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى‏ يا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا مَعَ‏ الصَّادِقِينَ‏ قَالَ‏ الصَّادِقُونَ‏ الْاَئِمَّةُ الصِّدِّيقُونَ‏ بِطَاعَتِهِمْ‏.

راوی (احمد ابن محمد) سے منقول ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا:

’اے ایمان لانے والوں! اللہ سے ڈرو اور صادقین (سچوں) کے ساتھ ہو جاؤ‘۔

امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا:

’’صادقین سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں کہ جن کی (صداقت کی )تصدیق ان کی اطاعت کے ذریعہ ثابت ہے۔

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۳۱ ح ۲

۲) بحار الانوار ج ۲۴ ص ۳۱ ح ۵

# (۲۴) ائمہ ہدایت اور ائمہ ضلالت

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: قَرَأْتُ فِي‏ كِتَابِ‏ اَبِي‏ الْاَئِمَّةِ فِي‏ كِتَابِ‏ اللهِ اِمَامَانِ اِمَامُ الْهُدَى وَ اِمَامُ الضَّلَالِ فَاَمَّا الأئمة [اَئِمَّةُ] الْهُدَى فَيُقَدِّمُونَ اَمْرَ اللهِ قَبْلَ اَمْرِهِمْ وَ حُكْمَ اللهِ قَبْلَ حُكْمِهِمْ وَ اَمَّا اَئِمَّةُ الضَّلَالِ فَاِنَّهُمْ يُقَدِّمُونَ اَمْرَهُمْ قَبْلَ اَمْرِ اللهِ حُكْمُهُمْ قَبْلَ حُكْمِ اللهِ اتِّبَاعًا لِاَهْوَائِهِمْ وَ خِلَافًا لِمَا فِي الْكِتَابِ.

امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

’’میں نے ائمہ علیہم السلام کے والد (امام علی علیہ السلام) کی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ کی کتاب میں ائمہ دو طرح کے ہیں:

ہدایت کے امام اور ضلالت و گمراہی کے امام۔

جہاں تک ہدایت کے ائمہ کا تعلق ہے تو وہ لوگ اپنے امور پر اللہ کے امور کو مقدم رکھتے ہیں اور اپنے حکم پر اللہ کے حکم کو ترجیح دیتے ہیں۔

اور ضلالت کے ائمہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اور کتاب خدا کی مخالفت کرتے ہوئے،اللہ کے امور پر اپنے امور کو مقدم رکھتے ہیں اور اللہ کے حکم پر اپنے حکم کو ترجیح دیتے ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۳۲ ح ۱

۲) بحار الانوار ج ۲۴ ص ۱۵۶ ح ۱۴

# (۲۵) اللہ نے قرآن میں جن فاحشات سے روکا ہے اس سے مراد ضلالت کے ائمہ ہیں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ:- سَاَلْتُ عَبْدًا صَالِحًا عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ- قُلْ اِنَّما حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَواحِشَ‏ ما ظَهَرَ مِنْها وَ ما بَطَنَ‏ قَالَ فَقَالَ‏ اِنَ‏ الْقُرْآنَ‏ لَهُ‏ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ‏ فَجَمِيعُ‏ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ اَئِمَّةُ الْجَوْرِ- وَ جَمِيعُ مَا اَحَلَّ اللهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ اَئِمَّةُ الْحَقِّ.

محمد ابن منصور کہتے ہیں کہ میں نے عبد صالح (امام کاظم علیہ السلام) سے اللہ عز و جل کے اس قول کے سلسلہ میں سوال کیا۔’’کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے فاحشات کو حرام قرار دیا ہے جو کچھ اس میں ظاہر ہو اور جو کچھ بھی باطن۔‘‘

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’یقیناً قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔ پس تمام چیزیں جو اللہ نے قرآن میں حرام قرار دی ہیں وہ اس کا ظاہر ہے۔ اور اس کا باطن ظالم ائمہ ہیں اور تمام چیزیں جو اللہ تعالی نے قرآن میں حلال قرار دی ہیں وہ اس کا ظاہر ہیں اور اس کا باطن ائمہ بر حق ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۳۳ ح ۲

۲) الکافی ج ۱ ص ۳۷۴ ح ۱۰

۳) وسائل الشیعہ ج ۲۵ ص ۱۰ ح ۳۱۰۰۰

۴) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲ ص ۵۳۹ ح ۳۸۶۸

۵) بحار الانوار ج ۲۴ ص ۳۰۱ ح ۷

# (۲۶) ملک عظیم ،اہل بیت علیہم السلام کی ولایت ہے

عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ ع‏ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى‏ فَقَدْ آتَيْنا آلَ اِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا فَجَعَلْنَا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَ الْاَنْبِيَاءَ وَ الْاَئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّونَ فِي آلِ اِبْرَاهِيمَ وَ يُنْكِرُونَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ ص قُلْتُ فَمَا مَعْنَى قَوْلِهِ‏ وَ آتَيْناهُمْ‏ مُلْكًا عَظِيمًا قَالَ‏ الْمُلْكُ‏ الْعَظِيمُ‏ اَنْ جَعَلَ فِيهِمْ اَئِمَّةً مَنْ اَطَاعَهُمْ‏ اَطَاعَ اللهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللهَ فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ.

راوی (بُرید عجلی) نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تبارک و تعالی کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا:

’پس یقیناً ہم نے آل ابراھیم کو کتاب اور حکمت دی اور انھیں ملک عظیم عطا کیا۔**‘**

امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

’’اس نے ان میں سے رسول ، انبیاء اور ائمہ قرار دئیے۔ پس وہ لوگ کس طرح آل ابراھیم کا اقرار کرتے ہیں اور آل محمد علیہم السلام کا انکار کرتے ہیں۔‘‘

راوی نے پوچھا۔’اس کے اس قول کے کیا معنی ہیں ؟ ’اور ہم نے انھیں ملک عظیم عطا کیا‘؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’ اس نے ان میں ائمہ قرار دئیے جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

پس یہی ملک عظیم (کامعنی )ہے (یعنی ولایت مطلق)۔

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۳۶ ح ۶

۲) الکافی ج ۱ ص ۲۰۷ ح ۲

۳) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲ ص ۹۳ ح ۲۴۲۷

۴) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۲۸۷ ح ۱۰

# (۲۷) اہل بیت علیہم السلام وہ ذکر ہیں کہ جن کے بارے میں اس قوم سے سوال کیا جائے گا

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع‏ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى‏ وَ اِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ سَوْفَ تُسْئَلُونَ‏ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص وَ اَهْلُ‏ بَيْتِهِ‏ الْمَسْئُولُونَ‏ وَ هُمْ أُولُو الذِّكْرِ.

امام صادق علیہ السلام نے اللہ تعالی کے اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **’اور یقیناً یہ ذکر ہے آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے اورعنقریب تم سے سوال کیا جائے گا۔‘** (سورہ زخرف ،۴۳:۴۴) امام علیہ السلام نے فرمایا :

’’حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام وہ ہیں کہ جن کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور یہی حضرات اہل ذکر ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۳۷ ح ۲

۲) وسائل الشیعہ ج ۲۷ ص ۶۲ ح ۳۳۲۰۳

۳) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۱۷۶ ح ۱۰

# (۲۸) کسی شخص کو امامت کے درجہ پر قرار دینا شرک ہے

عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا ع عَلَمًا بَيْنَهُ‏ وَ بَيْنَ‏ خَلْقِهِ‏ فَمَنْ‏ عَرَفَهُ‏ كَانَ مُؤْمِنًا وَ مَنْ اَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَ مَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَ مَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكًا وَ مَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بے شک اللہ عز وجل نے امام علی علیہ السلام کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان نشانی قرار دیا ہے۔

پس جو ان کی معرفت رکھتا ہے وہ مؤمن ہے اور جو ان کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل ہے وہ گمراہ ہے اور **جو کسی اورشخص کو ان کے درجہ پر نصب کرتا ہے تو وہ مشرک ہے۔**

اور اگر کوئی ان کی ولایت کے ساتھ (اللہ کی بارگاہ میں)آئے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۴۳۷ ح ۷

۲) امالی ص ۴۸۷ ح ۱۰۶۷

۳) وسائل الشیعہ ج ۲۸ ص ۳۵۳ ح ۳۴۹۵۱

۴) بحار الانوار ج ۳۲ ص ۳۲۴ ح ۳۰۰

# (۲۹) حجت خدا کا انکار کرنا شرک ہے

عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ ع عَنْ قَوْلِ اللهِ- فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صالِحًا وَ لا يُشْرِكْ بِعِبادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا قَالَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الْمَعْرِفَةُ بِالْاَئِمَّةِ ع- وَ لا يُشْرِكْ بِعِبادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا التَّسْلِيمُ لِعَلِيٍّ ع- لَا يُشْرِكُ‏ مَعَهُ‏ فِي‏ الْخِلَافَةِ مَنْ‏ لَيْسَ‏ لَهُ ذَلِكَ وَ لَا هُوَ مِنْ اَهْلِهِ.

سماعہ ابن مھران کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ (امام صادق علیہ السلام)سے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا:

’پس اسے چاہئے کہ وہ نیک عمل انجام دے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔‘ (سورہ کھف ،۱۸: ۱۱۰)

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’نیک عمل سے مراد ائمہ علیہم السلام کی معرفت ہے اور ’کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کرے ‘ سے مراد امام علی علیہ السلام کے سامنے تسلیم ہونا ہے۔

وہ ان کے ساتھ خلافت میں کسی ایسے کو شریک نہ کرے جس کے لئے یہ (خلافت) نہیں ہے اور نہ جو اس کا اہل ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۳۵۳ ح ۹۷

۲) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳ ص ۶۹۱ ح ۶۸۲۸

۳) بحار الانوار ج ۳۶ ص ۱۰۶ ح ۵۴

# (۳۰) اللہ ان لوگوں سے گفتگو نہیں کرے گا جو حجت خدا کا انکار کرتے ہیں

عَنِ ابْنِ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ‏ ثَلَاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ- يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ لا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذابٌ اَلِيمٌ‏ مَنِ ادَّعَى اِمَامَةً مِنَ اللهِ‏ لَيْسَتْ‏ لَهُ‏ وَ مَنْ‏ جَحَدَ اِمَامًا مِنَ اللهِ وَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبًا.

ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہ (امام صادق علیہ السلام) کو فرماتے ہوئے سنا:

’’تین (طرح کے) لوگوں سے اللہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی پاک پاکیزہ(گناہوں سے) کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۔ جو اللہ کی طرف سے امامت کا دعویٰ کرے جبکہ وہ اس کا اہل نہ ہو۔

۲۔ جو اللہ کے جانب سے (منتخب)امام کا انکار کرے۔

۳۔ جو یہ گمان کرے کہ ان دونوں (جھوٹے خلفاء) کا اسلام میں کچھ حصہ ہے(یعنی انھیں مسلمان سمجھے)۔‘‘

## حوالے:

۱) تفسیر العیاشی ج ۱ ص ۱۷۸ ح ۶۴

۲) الکافی ج ۱ ص ۳۷۳ ح ۴

۳) وسائل الشیعہ ج ۲۸ ص ۳۴۹ ح ۳۴۹۳۷

۴) البرھان فی تفسیر القرآن ج۱ ص ۶۴۳ ح ۱۷۵۳

۵) بحار الانوار ج ۷ ص ۲۱۲ ح ۱۱۴

# (۳۱) جوحجت خدا کی مخالفت کرتے ہیں وہ مشرک ہیں

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: مَنْ‏ اَشْرَكَ‏ مَعَ‏ اِمَامٍ‏ اِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ مَنْ لَيْسَتْ اِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ كَانَ مُشْرِكًا بِاللهِ.

امام ابو عبداللہ (امام صادق علیہ السلام) نے فرمایا:

’’جو شخص اس امام کے ساتھ کہ جس کی امامت اللہ کی جانب سے ہے،کسی ایسے کو شریک کرے کہ جس کی امامت اللہ کی طرف سے نہیں ہے

تو وہ اللہ تعا لی ٰ کے ساتھ (کسی اور کو) شریک کرنے والا ہے(وہ مشرک ہے)۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۳۷۳ ح ۶

۲) الغیبہ ص ۱۳۰ ح ۸

۳) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۷۸ ح ۱۱

# (۳۲) امامت کا جھوٹا دعویدار اور اس کی اتباع کرنے والا،دونوں لعنتی ہیں

وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ‏ لا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَوْ كانُوا آباءَهُمْ اَوْ اَبْناءَهُمْ اَوْ اِخْوانَهُمْ اَوْ عَشِيرَتَهُمْ‏ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ‏ وَ لا تَرْكَنُوا اِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُوَ الظُّلْمُ هُوَ وَضْعُ الشَّيْ‏ءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ فَمَنِ ادَّعَى الْاِمَامَةَ وَ لَيْسَ بِاِمَامٍ فَهُوَ الظَّالِمُ الْمَلْعُونُ وَ مَنْ وَضَعَ الْاِمَامَةَ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا فَهُوَ ظَالِمٌ‏ مَلْعُونٌ‏.

اللہ عز و جل کا ارشاد ہے:

’تم کسی ایسی قوم کو نہ پاؤ گے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوئے، اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرے اگرچہ وہ ان کے آباء و اجداد اور ان کی اولاد ، ان کے بھائی اور ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں۔**‘**

اور اللہ عز و جل نے فرمایا:

’ظالموں کی طرف رجحان نہ رکھو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنم تمہیں چھو لے۔**‘**

ظلم سے مراد کسی چیز کو غلط مقام پر رکھنا۔ پس جو امام نہ ہواورامامت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ ظالم ہے ملعون ہے۔ اور جو شخص امامت کو اس کے اہل کے علاوہ کسی اور کے لئے قرار دے تو وہ بھی ظالم اور ملعون ہے۔

## حوالے:

۱) الاعتقادات ص ۱۰۳

۲) بحار الانوار ج ۲۷ ص ۶۱ ح ۲۱

# (۳۳) حجت خدا کا انکار ، خدا کا انکار کرنا ہے

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ‏ أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَتِنَا وَ الرَّدِّ اِلَيْنَا وَ التَّسْلِيمِ لَنَا ثُمَّ قَالَ وَ اِنْ صَامُوا وَ صَلَّوْا وَ شَهِدُوا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ جَعَلُوا فِي‏ اَنْفُسِهِمْ‏ اَنْ‏ لَا يَرُدُّوا اِلَيْنَا كَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’لوگوں کو ہماری معرفت کا ، ہماری طرف رجوع کرنے کا اور ہمارے سامنے تسلیم ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔‘‘

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’اگر لوگ روزے رکھیں، نمازیں پڑھیں اور گواہی دیں کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے،لیکن وہ اپنے نفس میں یہ سوچیں کے وہ ہماری طرف رجوع نہ کریں گے تو (وہ اس فکر کے بنا پر) مشرک ہو جائیں گے۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۲ ص ۳۹۸ ح ۵

۲) وسائل الشیعہ ج ۲۷ ص ۶۸ ح ۳۳۲۲۱

۳) مرآۃ العقول ج ۱۱ ص ۱۷۷ ح ۵

# (۳۴) جن لوگوں نے حجت خدا کا انکار کیا وہ کفر کی تاریکیوں میں داخل ہوگئے

عَنِ ابْنِ اَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ ع اِنِّي أُخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ اَقْوَامٍ لَا يَتَوَالَوْنَكُمْ وَ يَتَوَالَوْنَ فُلَانًا وَ فُلَانًا لَهُمْ اَمَانَةٌ وَ صِدْقٌ وَ وَفَاءٌ وَ اَقْوَامٌ يَتَوَالَوْنَكُمْ لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْاَمَانَةُ وَ لَا الْوَفَاءُ وَ لَا الصِّدْقُ قَال‏ فَاسْتَوَى اَبُو عَبْدِ اللهِ ع جَالِسًا وَ اَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِوِلَايَةِ اِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَ لَا عَتْبَ عَلَى مَنْ دَانَ بِوِلَايَةِ اِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ قُلْتُ لَا دِينَ لِأُولَئِكَ وَ لَا عَتْبَ عَلَى هَؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ اَ لَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ‏ اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُماتِ اِلَى النُّورِ مِنْ ظُلُمَات الذُّنُوبِ اِلَى نُورِ التَّوْبَةِ اَوِ الْمَغْفِرَةِ لِوَلَايَتِهِمْ كُلَّ اِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ قَالَ‏ وَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَوْلِياؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ اِلَى الظُّلُماتِ‏ فَاَيُّ نُورٍ يَكُونُ لِلْكَافِرِ فَيَخْرُجُ مِنْهُ اِنَّمَا عَنَى بِهَذَا اَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْاِسْلَامِ فَلَمَّا تَوَالَوْا كُلَّ اِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ خَرَجُوا بِوَلَايَتِهِمْ اِيَّاهُمْ مِنْ نُورِ الْاِسْلَامِ اِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ فَاَوْجَبَ‏ اللهُ‏ لَهُمُ‏ النَّارَ مَعَ‏ الْكُفَّارِ فَقَالَ‏ أُولئِكَ اَصْحابُ النَّارِ هُمْ فِيها خالِدُون‏

ابن ابی یعفور کا بیان ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا: ’میں لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں اور مجھے بہت زیادہ تعجب ہوتا جب میں یہ پاتا ہوں کے جو لوگ آپ (اہل بیت) کی ولایت نہیں رکھتے اور فلاں اور فلاں کو اپنا ولی مانتے ہیں، وہ لوگ امانتدار ہیں، سچ بولتے ہیں اور وعدہ نبھاتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کو اپنا ولی قبول کرتے ہیں وہ نہ تو امانتدار ہیں، نہ وعدہ نبھاتے ہیں اور نہ ہی سچ بولتے ہیں۔‘ (یہ سن کر) امام صادق (علیہ السلام) اٹھ کر بیٹھ گئےاور میری طرف غضبناک انداز میں مخاطب ہوئے اور فرمایا:

’’اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو ایک ظالم امام کو مانے جسے اللہ نے منتخب نہیں کیا ہے اور اس شخص کے لئے کوئی سزا نہیں ہے جو اللہ کے منتخب کردہ عادل امام کا ماننے والا ہے۔‘‘

میں نے (تعجب سے) سوال کیا: ’اِن کا کوئی دین نہیں اور انہیں کوئی سزا نہیں؟‘ امام (علیہ السلام) نے جواب میں فرمایا:

’’ہاں! کیا تم نے اللہ، عز و جل، کا قول نہیں سنا کہ ’اللہ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں‘۔ وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور میں داخل کرتا ہے یعنی گناہوں کی تاریکیاں سے نکال کر توبہ اور مغفرت کے نور میں داخل کرتا ہے کیوں کہ انہوں نے اس کے منتخب کردہ امامِ عادل کی ولایت کو قبول کیا ’اور جو کافر ہیں ان کے اولیاء طاغوت ہیں جو انہیں نور سے تاریکی کی طرف لے جاتے ہیں‘۔ کافر کون سے نور میں تھے کہ انہیں اس میں سے نکال کر تاریکیوں میں داخل کیا جائے۔ بیشک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نورِ اسلام میں تھے لیکن جب ان لوگوں نے ایسے لوگوں کو اپنا امام مانا جو اللہ کے منتخب کردہ نہیں تھے تو وہ لوگ نورِ اسلام سے نکل کر کفر کی تاریکیوں میں داخل ہو گئے۔ پس اللہ نے ان پر جہنم کی آگ کو واجب کیا ہے دیگر کافروں کے ساتھ۔ ’یہی وہ لوگ ہیں جو اصحاب جہنم ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے‘۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۳۷۵۔۳۷۶ ح ۳

۲) الغیبہ ص ۱۳۳۔۱۳۴ ح ۱۴

۳) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۱ ص ۵۲۲ ح ۱۴۰۵

۴) مرآۃ العقول ج ۴ ص ۲۱۵۔۲۱۷ ح ۳

۵) بحار الانوار ج ۲۳ ص ۳۲۲۔۳۲۳ ح ۳۹

۶) تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۲۶۶ ح ۱۰۷۰

# (۳۵) برائت و دشمنی کے بغیر ولایت قبول نہیں

وَ رُوِيَ عَنِ الرِّضَا ع اَنَّهُ قَالَ: كَمَالُ الدِّينِ وَلَايَتُنَا وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا ثُمَّ قَالَ الصَّفْوَانِيُّ وَ اعْلَمْ اَنَّهُ لَا يَتِمُّ الْوَلَايَةُ وَ لَا تَخْلُصُ‏ الْمَحَبَّةُ وَ لَا تَثْبُتُ الْمَوَدَّةُ لاِلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِمْ قَرِيبًا كَانَ اَوْ بَعِيدًا فَلَا تَأْخُذْكَ بِهِ رَأْفَةٌفَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ‏ لا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَوْ كانُوا آباءَهُمْ اَوْ اَبْناءَهُمْ اَوْ اِخْوانَهُمْ اَوْ عَشِيرَتَهُمْ‏ الْآيَةَ.

امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

’’دین کا کمال ہماری ولایت (کو قبول کرنا) اور ہمارے دشمنوں سے برائت رکھناہے۔‘‘

صفوانی کہتا ہے۔’جان لو ولایت مکمل نہیں ہوگی، محبت خالص نہیں ہوگی، آل محمد علیہم السلام کی محبت ثابت نہیں ہوگی جب تک کہ ان کے دشمنوں سے برائت نہ ہو، چاہے وہ کوئی نزدیکی ہو یا دور کا۔پس تمہاری مہربانی تمہیں جکڑ نہ لے۔

بے شک اللہ عز وجل کا فرمان ہے:

’تم کسی ایسی قوم کو نہ پاؤ گے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوئے، اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرے اگرچہ وہ ان کے آباء و اجداد اور ان کی اولاد ، ان کے بھائی اور ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں۔ ‘(سورہ مجادلہ (۵۸):۲۲)

## حوالے:

۱) السرائر الحاوی ج ۳ ص ۶۴۰

۲) بحار الانوار ج ۲۷ ص ۵۸ ح ۱۹

# (۳۶) وہ شخص جھوٹا ہے جو اہل بیت علیہم السلام سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر ان کے دشمنوں سے اظہار دشمنی نہیں کرتا

وَ قِيلَ لِلصَّادِقِ ع اِنَّ فُلَانًا يُوَالِيكُمْ اِلَّا اَنَّهُ‏ يَضْعُفُ‏ عَنِ‏ الْبَرَاءَةِ مِنْ‏ عَدُوِّكُمْ‏ قَالَ هَيْهَاتَ كَذَبَ مَنِ ادَّعَى مَحَبَّتَنَا وَ لَمْ يَتَبَرَّأْ مِنْ عَدُوِّنَا

امام صادق علیہ السلام سے کہا گیاکہ فلاں شخص آپ (اہل بیت علیہم السلام) کے لئے اظہار محبت کرتا ہے لیکن آپ کے دشمنوں سے اظہار برائت کرنے میں کمزور ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’یہ بعید ہے! وہ شخص جھوٹا ہے جو ہم سے محبت کا دعویٰ توکرےمگر ہمارے دشمنوں سے اظہار برائت نہ کرتا ہو۔‘‘

## حوالے:

۱) السرائر الحاوی ج ۳ ص ۶۴۰

۲) بحار الانوار ج ۲۷ ص ۵۸ ح ۱۸

# (۳۷) بتری کون لوگ ہیں؟

عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اَبِي جَعْفَرٍ ع وَ مَعِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ وَ سَالِمُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ وَ كَثِيرٌ النَّوَّاءُ وَ جَمَاعَةٌ مَعَهُمْ وَ عِنْدَ اَبِي جَعْفَرٍ اَخُوهُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالُوا لِاَبِي جَعْفَرٍ ع نَتَوَلَّى عَلِيًّا وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا وَ نَتَبَرَّأُ مِنْ اَعْدَائِهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالُوا نَتَوَلَّى اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ نَتَبَرَّأُ مِنْ اَعْدَائِهِمْ قَالَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِمْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ قَالَ لَهُمْ اَ تَتَبَرَّءُونَ مِنْ فَاطِمَةَ بَتَرْتُمْ اَمْرَنَا بَتَرَكُمُ اللهُ فَيَوْمَئِذٍ سُمُّوا الْبُتْرِيَّةَ.

سدیر کہتے ہیں کہ میں امام ابو جعفر (امام باقر علیہ السلام) کی خدمت میں آیا اور میرے ساتھ سلمہ ابن کھیل ، ابو المقدام ثابت الحداد، سالم ابن ابی حفصہ اور کثیر تعداد میں نواءاور ان کے ساتھ ایک جماعت تھی۔

جبکہ امام ابو جعفر علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی زید ابن علی تھے۔

ان لوگوں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے کہا۔

’’ہم علی، حسن اور حسین علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں سے اظہار برائت کرتے ہیں۔‘‘

امام علیہ السلام نے فرمایا:’’ہاں‘‘

پھر ان لوگوں نے کہا۔’ہم لوگ ابو بکراور عمر سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہیں۔‘

زید ابن علی ان کی طرف مڑے اور ان سے کہا: ’’کیا تم جناب فاطمہ علیہاالسلام سے اظہار دشمنی کرتے ہو؟ تم نے ہمارے امر (امامت )کو کاٹا ہے ! اللہ تمہیں کاٹ دے!‘‘

اس دن سے ان لوگوں کو بُتریہ کہا جانے لگاہے‘‘۔

## حوالے:

۱) رجال الکشی ص ۲۳۶

۲) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۵۴۴

۳) بحار الانوار ج ۳۷ ص ۳۱

# (۳۸) بتری حضرت امام مھدی علیہ السلام کے خلاف اعلان جنگ کریں گے

رَوَى اَبُو الْجَارُودِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ ع فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ اَنَّهُ قَالَ‏ اِذَا قَامَ الْقَائِمُ ع سَارَ اِلَى الْكُوفَةِ فَيَخْرُجُ مِنْهَا بِضْعَةَ عَشَرَ آلاف [اَلْفَ‏] اَنْفُسٍ يُدْعَوْنَ الْبُتْرِيَّةَ عَلَيْهِمُ السِّلَاحُ فَيَقُولُونَ لَهُ ارْجِعْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي بَنِي فَاطِمَةَ فَيَضَعُ فِيهِمُ السَّيْفَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى آخِرِهِمْ ثُمَّ يَدْخُلُ الْكُوفَةَ فَيَقْتُلُ بِهَا كُلَّ مُنَافِقٍ مُرْتَابٍ وَ يَهْدِمُ قُصُورَهَا وَ يَقْتُلُ مُقَاتِلِيهَا حَتَّى يَرْضَى اللهُ عَزَّ وَ عَلَا.

ابو جارود نے امام ابو جعفر(امام باقر علیہ السلام)سے ایک طویل حدیث میں روایت نقل کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’جب امام قائم علیہ السلام قیام فرمائیں گے تو آپ کوفہ کی طرف جائیں گے جہاں دس ہزار لوگ آپ علیہ السلام کےخلاف خروج کریں گے۔

’’انھیں بتری کہا جائے گا‘‘۔

وہ اسلحہ لئے ہوں گے اور (امام علیہ السلام) سے کہیں گے۔ آپ جہاں سے آئے ہیں وہیں واپس چلے جائیے کیونکہ ہمیں اولاد فاطمہ علیہا السلام کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام انھیں تہ تیغ کریں گے ،یہاں تک کہ ان میں سے آخر تک پہونچ جائیں گے۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوں گے اور تمام منافقین اور شک میں مبتلا لوگوں کو قتل کریں گے۔

ان کے محلوں کو ڈھا دیں گے اور ان کے جنگجوؤں کو قتل کریں گےیہاں تک کہ اللہ راضی ہو جائے۔‘‘

## حوالے:

۱) کتاب الارشاد ج ۲ ص ۳۸۴

۲) اعلام الوریٰ ص ۴۶۱

۳) کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۶۵

۴) بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۳۸ ح ۸۱

# (۳۹) جو لوگ اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں سے دشمنی رکھتے ہیں وہ دجال سے زیادہ بدتر ہیں

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ع يَقُولُ‏ اِنَّ مِمَّنْ يَنْتَحِلُ مَوَدَّتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ- مَنْ هُوَ اَشَدُّ فِتْنَةً عَلَى شِيعَتِنَا مِنَ‏ الدَّجَّالِ‏- فَقُلْتُ بِمَا ذَا قَالَ بِمُوَالاةِ اَعْدَائِنَا وَ مُعَادَاةِ اَوْلِيَائِنَا اِنَّهُ اِذَا كَانَ كَذَلِكَ اخْتَلَطَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَ اشْتَبَهَ الْاَمْرُ فَلَمْ يُعْرَفْ مُؤْمِنٌ مِنْ مُنَافِقٍ.

حسن ابن علی الخزّاز کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سناکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’یقیناً جو لوگ ہم اہل بیت علیہم السلام کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جن کا فتنہ ہمارے شیعوں کے لئے دجال (کے فتنہ) سے زیادہ شدیدہے۔‘‘

راوی نے پوچھا۔’(ایسا)کس طرح؟‘

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’(ان کا فتنہ دجال سے زیادہ شدید اس لئے کہ وہ لوگ) ہمارے دشمنوں سے محبت اور ہمارے دوستوں سے عداوت(کریں گے)۔

جب ایسا ہوگا تو حق باطل کے ساتھ مخلوط ہو جائے گا اور یہ امر (امامت) مشتبہ ہو جائے گا۔پس منافق میں سے مؤمن پہچانا نہ جا سکے گا۔‘‘

## حوالے:

۱) صفات الشیعہ ص ۸ ح ۱۴

۲) وسائل الشیعہ ج ۱۶ ص ۱۷۹ ح ۲۱۲۸۹

۳) بحار الانوار ج ۷۲ ص ۳۹۱ ح ۱۳

# (۴۰) اتحاد صرف اہل بیت علیہم السلام کی امامت پر کیا جاسکتا ہے

وَ طَاعَتَنَا نِظَامًا لِلْمِلَّةِ، وَ اِمَامَتَنَا لَمًّا لِلْفُرْقَةِ

حضرت زہرا علیہا السلام نے اپنے تایخی خطبہ میں ارشاد فرمایا:

’’……ہماری اطاعت دین کا نظام ہے اور ہماری امامت تفرقہ سے امان ہے……‘‘

## حوالے:

۱) بلاغات النساء ص ۲۸

۲) الاحتجاج ج ۱ ص ۹۹

۳) بحار الانوار ج ۲۹ ص ۲۲۳ اور ۲۴۱

# (۴۱) ناصبی وہ ہے جو حجت خدا کے دوستوں سے نفرت کرے

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ‏ لَيْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ لِاَنَّكَ لَا تَجِدُ رَجُلًا يَقُولُ‏ اَنَا أُبْغِضُ‏ مُحَمَّدًا وَ آلَ‏ مُحَمَّدٍ وَ لَكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّكُمْ تَتَوَلَّوْنَّا وَ اَنَّكُمْ مِنْ شِيعَتِنَا

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’ناصبی وہ نہیں ہے جو ہم اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی رکھے کیونکہ یقناً تم کسی ایسے شخص کو نہ پاؤ گے جو یہ کہتا ہو کہ میں محمد اور آل محمد علیہم السلام سے بغض رکھتا ہوں۔

بلکہ ناصبی وہ ہے جو تم (شیعوں) سے دشمنی رکھےیہ جانتے ہوئے کہ تم ہماری ولایت کو قبول کرتے ہو اور ہمارے شیعوں میں سے ہو۔‘‘

## حوالے:

۱) معانی الاخبارص ۳۶۵ ح ۱

۲) علل الشرائع ج ۲ ص ۶۰۱

۳) وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۴۸۶ ح ۱۲۵۴۸

۴) بحار الانوار ج ۸ ص ۳۶۹

# (۴۲) امام مہدی علیہ السلام ناصبی کو مہلت نہ دیں گےلیکن اہل کتاب کے ساتھ امن کے ساتھ رہیں گے

عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ‏ قَالَ لِي يَا اَبَا مُحَمَّدٍ كَاَنِّي اَرَى نُزُولَ الْقَائِمِ ع فِي مَسْجِدِ السَّهْلَةِ بِاَهْلِهِ وَ عِيَالِهِ قُلْتُ يَكُونُ مَنْزِلَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ نَعَمْ كَانَ فِيهِ مَنْزِلُ اِدْرِيسَ وَ كَانَ مَنْزِلَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ وَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا وَ قَدْ صَلَّى فِيهِ وَ فِيهِ مَسْكَنُ الْخَضِرِ وَ الْمُقِيمُ فِيهِ كَالْمُقِيمِ فِي فُسْطَاطِ رَسُولِ اللهِ ص وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ اِلَّا وَ قَلْبُهُ يَحِنُّ اِلَيْهِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا يَزَالُ الْقَائِمُ فِيهِ اَبَدًا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمِنْ بَعْدِهِ قَالَ هَكَذَا مِنْ بَعْدِهِ اِلَى انْقِضَاءِ الْخَلْقِ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ عِنْدَهُ- قَالَ يُسَالِمُهُمْ‏ كَمَا سَالَمَهُمْ‏ رَسُولُ اللهِ ص وَ يُؤَدُّونَ‏ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صاغِرُونَ‏ قُلْتُ فَمَنْ نَصَبَ لَكُمْ عَدَاوَةً فَقَالَ لَا يَا بَا مُحَمَّدٍ مَا لِمَنْ خَالَفَنَا فِي دَوْلَتِنَا مِنْ نَصِيبٍ اِنَّ اللهَ قَدْ اَحَلَّ لَنَا دِمَاءَهُمْ عِنْدَ قِيَامِ قَائِمِنَا فَالْيَوْمَ مُحَرَّمٌ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ ذَلِكَ فَلَا يَغُرَّنَّكَ اَحَدٌ اِذَا قَامَ قَائِمُنَا انْتَقَمَ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لَنَا اَجْمَعِينَ.

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔’’آپ (امام مھدی علیہ السلام کی حکومت میں) اہل ذمہ کا کیا ہوگا؟‘‘

امام علیہ السلام نے فرمایا۔’’جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ان لوگوںکوسلامتی و امان دی تھی اسی طرح آپ (امام مھدی علیہ السلام) بھی ان کے ساتھ سلامتی و امان سے پیش آئیں گے اور وہ لوگ آپ ؑ کو جزیہ دیں گے۔‘‘

میں نے پوچھا۔’اور جو لوگ آپ (اہل بیت علیہم السلام) سے دشمنی رکھتے ہیں (ان کا کیا ہوگا)‘

امام علیہ السلام نے فرمایا۔’’نہیں۔اے ابو محمد! جو ہماری مخالفت کرتا ہے ہماری حکومت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔‘‘

## حوالے:

۱) المزار الکبیر۔ابن مشہدی (وفات ۶۴۰؁ھ)۔ص ۱۳۵ ح ۷

۲) بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۷۶ ح ۱۷۷

# (۴۳) اہل بیت علیہم السلام کا دشمن جہنم میں ہوگا چاہے وہ نماز پڑھے یا چوری کرے

قَالَ الصَّادِقُ ع‏ النَّاصِبُ لَنَا اَهْلَ‏ الْبَيْتِ‏ لَا يُبَالِي‏ صَامَ‏ اَوْ صَلَّى‏ اَوْ زَنَى اَوْ سَرَقَ‏إِنَّهُ فِي النَّارِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہم اہل بیت علیہم السلام کا دشمن چاہے روزہ رکھےیا نماز پڑھےیا زنا کرے یا چوری کرے ،

……یقیناً وہ جہنم میں ہوگا۔‘‘

## حوالے:

۱) عقاب الاعمال ص ۲۵۱ ح ۱۸

# (۴۴) جو لوگ اہل بیت علیہم السلام سے نفرت رکھتے ہیں ان کے اعمال خدا کی بارگاہ تک نہیں پہونچتے

عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قُلْتُ لَا يَصْعَدُ عَمَلُهُمْ اِلَى اللهِ وَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ عَمَلًا فَقَالَ‏ لَا مَنْ‏ مَاتَ‏ وَ فِي قَلْبِهِ بُغْضٌ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ مَنْ تَوَلَّى عَدُوَّنَا لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ عَمَلاً

سلّام ابن مخزومی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا۔’کیا ان لوگوں کے (مخالفین کے) اعمال خدا کی بارگاہ تک نہیں جاتے اور ان کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا؟‘امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’نہیں، جو اس حالت میں مر جائے کہ اس کے دل میں ہم اہل بیت علیہم السلام کے لئے بغض ہو اور جو ہمارے دشمنوں کی ولایت کو قبول کرتا ہو تو اللہ اس کے کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا۔‘‘

## حوالے:

۱) مستدرک الوسائل۔سید حسین نوری (وفات ۱۳۲۰؁ھ) ج ۱ ص ۱۵۰

# (۴۵) ملائکہ اس وقت تک اللہ کی قربت حاصل نہیں کرسکتے جب تک اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں پر لعنت نہ کریں

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع‏ اَنَّهُ سُئِلَ هَلِ الْمَلَائِكَةُ اَكْثَرُ اَمْ بَنُو آدَمَ- فَقَالَ : وَ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا وَ يَتَقَرَّبُ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى اللهِ- بِوَلَايَتِنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يَسْتَغْفِرُ لِمُحِبِّينَا- وَ يَلْعَنُ اَعْدَاءَنَا- وَ يَسْاَلُ اللهَ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ اِرْسَالًا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ملائکہ زیادہ ہیں یا انسان ؟

توامام علیہ السلام نے ملائکہ کی کثیر تعداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’ان میں سے کوئی (فرشتہ) نہیں ہے جو ہر روز اللہ کی قربت حاصل کرتا ہو مگر ہم اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کے ساتھ، وہ ہمارے محبوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان پر عذاب نازل کرے۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۶۹

۲) تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۵۵

۳) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴ ص ۷۴۷

۴) بحار الانوار ج ۶۵ ص ۷۸ ح ۱۳۹ نقل از تفسیر علی ابن ابراھیم قمیؒ ج ۲ ص ۲۵۵ باب ۴۰ سورہ مؤمن کی آیت کے ذیل میں

# (۴۶) مؤمن کبھی امیر المؤمنین علیہ السلام سے نفرت نہیں کرے گا اور منافق کبھی ان سے محبت نہیں کرے گا

وَ قَالَ ع: لَوْ ضَرَبْتُ‏ خَيْشُومَ‏ الْمُؤْمِنِ‏ بِسَيْفِي‏ هَذَا عَلَى‏ اَنْ‏ يُبْغِضَنِي‏ مَا اَبْغَضَنِي‏ وَ لَوْ صَبَبْتُ الدُّنْيَا بِجَمَّاتِهَا عَلَى الْمُنَافِقِ عَلَى اَنْ يُحِبَّنِي مَا اَحَبَّنِي وَ ذَلِكَ اَنَّهُ قُضِيَ فَانْقَضَى عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ص اَنَّهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ‏

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے فرمایا:

’’اللہ کی قسم! اگر میں اپنی تلوار سے مؤمن کی ناک پر ضرب لگاؤں تا کہ وہ مجھ سے نفرت کرے ، تب بھی وہ مجھ سے نفرت نہیں کرے گا۔اور اگر میں ساری دنیا اس کے تمام خزانوں کے ساتھ منافق کو دے دوں تاکہ وہ مجھ سے محبت کرے، تب بھی وہ مجھ سے محبت نہیں کرے گا۔کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زبان مبارک سے یہ قضا انجام پائی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔

یا علی (علیہ السلام)!مؤمن آپ سے بغض نہیں رکھے گا اور منافق آپ سے محبت نہیں کرے گا۔‘‘

## حوالے:

۱) نہج البلاغہ ص ۴۷۷ قول نمبر ۶۵

۲) مشکاۃ الانوار ص ۷۹

۳) بحار الانوار ج ۳۴ ص ۵۱ ح ۲۱

# (۴۷) مخالفین اہل بیت علیہم السلام کا ٹھکانہ جہنم ہے

عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ قَالَ‏ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى‏ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ اَنْدادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ‏ قَالَ فَقَالَ هُمْ وَ اللهِ اَوْلِيَاءُ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ اتَّخَذُوهُمْ اَئِمَّةً دُونَ الْاِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ اِمَامًا فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى‏ وَ لَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَ اَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعَذابِ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَ رَاَوُا الْعَذابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبابُ وَ قالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ اَنَّ لَنا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَما تَبَرَّؤُا مِنَّا كَذلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ اَعْمالَهُمْ حَسَراتٍ عَلَيْهِمْ وَ ما هُمْ بِخارِجِينَ مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ ع هُمْ‏ وَ اللهِ‏ يَا جَابِرُ اَئِمَّةُ الظَّلَمَةِ وَ اَشْيَاعُهُمْ‏

جابر کہتے ہیں میں نے امام ابو جعفر (امام باقر علیہ السلام)سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا:

’’اور لوگوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے علاوہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں ، وہ ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں جیسے وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں‘‘۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’اللہ کی قسم یہ لوگ فلاں، فلاں ، فلاں کے پیروکار ہیں۔ جسے اللہ نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسے چھوڑ کر ان لوگوں کو اپنا امام مانتے ہیں۔ پس اللہ کا قول ہے۔’اے کاش کے ظالمین اس بات کو اس وقت دیکھ لیتے جو عذاب کو دیکھنے کے بعد سمجھیں گے کہ ساری قوت صرف اللہ کے لئے ہے اور اللہ سخت ترین عذاب کرنے والا ہے۔ اس وقت جبکہ رہنما اپنے پیروکاروں سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور وہ عذاب کا مشاہدہ کریں گے اور تمام وسائل منقطع ہو چکے ہوں گے۔تو جو لوگ (دنیا میں ان کے )پیروکار تھےکہیں گے کاش ہمیں ایک بار دنیا میں جانے کا موقع مل جاتا تو ہم بھی ان سے (اسی طرح) اظہار برائت کرتے جس طرح یہ (آج) ہم سے اظہار برائت کر رہے ہیں۔ اس طرح اللہ ان کے اعمال کو سراپا حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ جہنم سے نکل نہیں پائیں گے۔‘(سورہ بقرہ(۲): ۱۶۵۔۱۶۷)

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’اے جابر! اللہ کی قسم یہ لوگ ظالم ائمہ اور ان کے پیروکار ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) الکافی ج ۱ ص ۳۷۴ ح ۱۱

۲) الاختصاص ص ۳۳۴

۳) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۱ ص ۳۶۸ ح ۷۵۰

۴) بحار الانوار ج ۳۱ ص ۶۱۶ ح ۸۹

# (۴۸) اہل بیت علیہم السلام کی ولایت صرف ان منتخب شدہ افراد کے لئے ہے جن کے ایمان کا امتحان لیا جا چکا ہے

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: خَالِطُوا النَّاسَ مِمَّا يَعْرِفُونَ وَ دَعُوهُمْ مِمَّا يُنْكِرُونَهُ وَ لَا تَحْمِلُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ وَ عَلَيْنَا اِنَ‏ اَمْرَنَا صَعْبٌ‏ مُسْتَصْعَبٌ‏ لَا يَحْتَمِلُهُ اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْاِيمَانِ.

امام ابو عبداللہ صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’لوگوں سے ملو (اس بات پر) جو کچھ وہ جانتے ہیں اور جس کا وہ انکار کرتے ہیں اسے چھوڑ دو۔ لوگوں کو اپنے اوپر اور ہمارے اوپر سوار مت کرو۔

یقیناً ہمارا امر (ولایت) مشکل اور دشوار ہے۔ کوئی اسے برداشت نہیں کر سکتا سوائے ملک مقرب، نبی مرسل اور اس مؤمن بندہ کے جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لیا ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۲۶ ح ۲

۲) بحار الانوار ج ۲ ص ۶۱ ح ۳۰

# (۴۹) اللہ کے نزدیک اس شخص سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں جو حجت خدا کا انکار کرے

عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع‏ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ‏ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدىً‏ مِنَ‏ اللهِ‏ يَعْنِي‏ مَنْ‏ يَتَّخِذُ دِينَهُ‏ رَأْيَهُ‏ بِغَيْرِ هُدَى اَئِمَّةٍ مِنْ اَئِمَّةِ الْهُدَى.

معلی ابن خنیس نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اللہ عز و جل کے اس قول کے بارے میں۔

اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جسے نے اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کی۔

یعنی ’’(یہ وہ شخص ہے )جو اپنی رائے کو اپنا دین بناتا ہے اور ہدایت کے ائمہ میں سے جو امام ہے اسے چھوڑ دیتا ہے۔‘‘

## حوالے:

۱) بصائر الدرجات ج ۱ ص ۱۳ ح ۱

۲) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۴ ص ۲۷۱ ح ۸۱۳۷

۳) بحار الانوار ج ۲ ص ۳۰۲ ح ۳۵

# (۵۰) جو لوگ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت نہیں کرتے وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے دشمن ہیں

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ص ... اَلَا وَ لَعَنَ‏ اللهُ‏ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ‏ وَ مُحِبِّيهِمْ وَ نَاصِرِيهِمْ، وَ السَّاكِتِينَ عَنْ لَعْنِهِمْ مِنْ غَيْرِ تَقِيَّةٍ تُسْكِتُهُمْ.اَلَا وَ صَلَّى اللهُ عَلَى الْبَاكِينَ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع رَحْمَةً وَ شَفَقَةً، وَ اللَّاعِنِينَ لِاَعْدَائِهِمْ وَ الْمُمْتَلِئِينَ عَلَيْهِمْ غَيْظًا وَ حَنَقا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’اللہ کی لعنت ہو حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر اور جو ان (قاتلوں) سے محبت کرےاور جو ان (قاتلوں) کی مدد کرے اور جو بغیر تقیہ کے ان پر لعنت بھیجنے سے خاموش رہے۔

جان لو !اللہ حسین ابن علی علیہما السلام پر گریہ کرنے والوں پر رحمت و شفقت کی بنا پر صلوات بھیجتا ہے اور جو ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور ان کے خلاف غیض و غضب سے پُرہیں۔

## حوالے:

۱) تفسیر امام حسن عسکری ؑ ص ۳۶۹۔سورہ بقرہ(۲): آیت نمبر ۸۶ کی تفسیر میں

۲) البرھان فی تفسیر القرآن ج ۱ ص ۲۶۸ ح ۵۴۳

۳) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۴ ح ۱۷

# (۵۱) امام سجاد علیہ السلام ان لوگوں کو کھانا فراہم کرتے تھے جو امام حسین علیہ السلام پر گریہ و زاری کرتے تھے

بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ع لَبِسْنَ نِسَاءَ بَنِي هَاشِمٍ السَّوَادَ وَ الْمُسُوحَ وَ كُنَّ لَا يَشْتَكِينَ مِنْ حَرٍّ وَ لَا بَرْدٍ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع يَعْمَلُ لَهُنَّ الطَّعَامَ لِلْمَأْتَمِ.

’’جب امام حسین ابن علی علیہما السلام کو شہید کیا گیا تو بنی ہاشم کی عورتوں نے کالے اور اونی لباس پہنے ، نہ وہ گرمی کی شکایت کرتیں اور نہ سردی کی۔ وہ (خواتین بنی ہاشم امام حسین علیہ السلام کا ) ماتم کرتیں اور امام علی ابن حسین علیہما السلام ان کے لئے کھانے کا اہتمام کرتے۔‘‘

## حوالے:

۱) المحاسن ج ۲ ص ۴۲۰ ح ۱۹۵

۲) وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۲۳۸ ح ۳۵۰۸

۳) بحار الانوار ج ۷۹ ص ۸۳ ح ۲۴

# (۵۲) امام سجادعلیہ السلام نے پوری زندگی امام حسین علیہ السلام پر گریہ کیا

بَكَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَى اَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ص .....‏ اِنِّي لَمْ اَذْكُرْ مَصْرَعَ‏ بَنِي‏ فَاطِمَةَ اِلَّا خَنَقَتْنِي الْعَبْرَةُ لِذَلِكَ.

امام علی ابن حسین علیہما السلام نے فرمایا:

’’یقیناً ، جب میں فرزندان فاطمہ علیہا السلام کی شہادت کو یاد کرتا ہوں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) کامل الزیارات ص ۱۰۷ ح ۱

۲) الخصال ج ۱ ص ۲۷۳ ح ۱۵

۳) کشف الغمہ ج ۱ ص ۴۹۹

۴) وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۸۰ ح ۳۶۵۵

۵) بحار الانوار ج ۱۲ ص ۲۶۴ ح ۲۷

# (۵۳) مؤمنین جب امام حسین علیہ اسلام کو یاد کرتے ہیں ان پر گریہ کرتے ہیں

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ ع قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ع‏ اَنَا قَتِيلُ الْعَبْرَةِ لَا يَذْكُرُنِي مُؤْمِنٌ‏ اِلَّا اسْتَعْبَرَ.

امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

’’مجھے اس حالت میں قتل کیا گیا کہ میری آنکھوں میں آنسو تھے۔

کوئی مؤمن مجھے یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ (مجھ پر) گریہ کرے گا۔‘‘

## حوالے:

۱) کامل الزیارات ص ۱۰۸ ح ۳

۲) امالی ص ۱۳۷ ح ۷

۳) اثبات الھداۃج ۴ ص ۴۹ ح ۴۳

۴) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۴ ح ۱۹

# (۵۴) انبیاء اور ملائکہ اللہ سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کی درخواست کرتے ہیں

اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ ...لَيْسَ مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ لَا نَبِيٍّ مُرْسَلٍ اِلَّا وَ هُوَ يَسْاَلُ اللهَ اَنْ يَزُورَهُ‏ فَفَوْجٌ‏ يَهْبِطُ وَ فَوْجٌ يَصْعَدُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل نہیں ہے مگر وہ اللہ سے آپ (امام حسین علیہ السلام)کی زیارت کی درخواست کرتا ہے۔

پس ایک بڑا گروہ (زیارت کے لئے) نازل ہوتا ہے اور دوسراگروہ (زیارت کرکے ) آسمان کی طرف چلا جاتا ہے۔

## حوالے:

۱) کامل الزیارات ص ۱۱۲ ح ۳

۲) مدینۃ المعاجز ج ۴ ص ۲۰۴ ح ۱۲۲۵

۳) بحار الانوار ج ۹۸ ص ۶۰ ح ۳۳

# (۵۵) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کبھی بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک نہ کرنا

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: قَالَ لِي يَا مُعَاوِيَةُ لَا تَدَعْ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ ع لِخَوْفٍ- فَاِنَّ مَنْ تَرَكَهُ رَاَى مِنَ الْحَسْرَةِ مَا يَتَمَنَّى اَنَ‏ قَبْرَهُ‏ كَانَ‏ عِنْدَهُ‏ اَ مَا تُحِبُّ اَنْ يَرَى اللهُ شَخْصَك‏وَ سَوَادَكَ فِيمَنْ يَدْعُو لَهُ رَسُولُ اللهِ ص وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْاَئِمَّةُ ع- اَ مَا تُحِبُّ اَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ بِالْمَغْفِرَةِ لِمَا مَضَى وَ يُغْفَرَ لَكَ ذُنُوبُ سَبْعِينَ سَنَةً اَ مَا تُحِبُّ اَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ تتبع [يُتْبَعُ‏] بِهِ اَ مَا تُحِبُّ اَنْ تَكُونَ غَدًا مِمَّنْ يُصَافِحُهُ رَسُولُ اللهِ ص-

امام صادق علیہ السلام نے نصیحت فرمائی:

’’امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت (جان کے )خوف سےترک نہ کرنا۔

یقیناً جو اسے ترک کرتا ہے وہ حسرت کرے گا اور تمنا کرے گا کہ کاش اس کی قبر ،امام علیہ السلام ؛کی قبر کے پاس ہوتی۔

کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں اور تمہارے لوگوں کو ان میں شامل دیکھے کہ جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، علی علیہ السلام ، فاطمہ علیہا السلام اور ائمہ علیہم السلام دعا کرتے ہیں۔

کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم ان میں سے ہو جاؤ جو مغفرت میں منقلب ہوتے ہیں ماضی (کے گناہوں سے)۔

اور تمہارے ۷۰ سال کے گناہوں کو معاف کیا جائے۔

کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم ان میں سے ہو جاؤ کہ جب وہ دنیا سے جاتے ہیں اور ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا جو ان کے پیچھے آئے۔

کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم ان میں سے ہو جاؤ کہ کل (بروز قیامت)جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مصافحہ کریں گے۔‘‘

## حوالے:

۱) کامل الزیارات ص ۱۱۷ ح ۳

۲) تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۷ ح ۱۰۳

۳) وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۳ ح ۱۹۴۸۲

۴) بحار الانوار ج ۹۸ ص ۹ ح ۳۱

# (۵۶) پانی پیتے وقت امام حسین علیہ السلام كو یاد كرنے كا ثواب

عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع اِذَا اسْتَسْقَى الْمَاءَ فَلَمَّا شَرِبَهُ رَاَيْتُهُ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَ اغْرَوْرَقَتْ‏ عَيْنَاهُ بِدُمُوعِهِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا دَاوُدُ- لَعَنَ اللهُ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ ع وَ مَا مِنْ عَبْدٍ شَرِبَ الْمَاءَ فَذَكَرَ الْحُسَيْنَ ع وَ اَهْلَ بَيْتِهِ وَ لَعَنَ قَاتِلَهُ اِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَ حَطَّ عَنْهُ مِائَةَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَ كَاَنَّمَا اَعْتَقَ مِائَةَ اَلْفِ نَسَمَةٍ وَ حَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلِجَ الْفُؤَادِ.

داؤد رقی بیان كرتے ہے كہ میں ابوعبد اللہ(امام صادق علیہ السلام) كے ساتھ تھا جب آپ علیہ السلام نےپانی طلب كیا۔

جب آپ علیہ السلام نے پانی پیا، میں نے آپ علیہ السلام كوروتے دیكھا اور آپ علیہ السلام كی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

’’اے داؤد! اللہ لعنت كرے امام حسین علیہ السلام كے قاتلوں پر۔

جب بھی كوئی بندہ پانی پیتا ہے اور امام حسین علیہ السلام اور ان كی آل كو یاد کرتا ہے اور ان كے قاتلوں پر لعنت بھیجتا ہے۔

تو اللہ عز وجل اس كے لئے ایك لاكھ نیكیاں لكھتا ہے ،اس کے ایك لاكھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ایك لاكھ درجات بلند كرتا ہے اور وہ شخص ایسا ہے جیسے اس نے ایك لاكھ غلام آزاد كئے اور روز قیامت اللہ اسے مسرور دل كے ساتھ محشور كرے گا۔‘‘

## حوالے:

۱) الكافی ج ۶ ص ۳۹۱ ح ۶

۲) كامل الزیارات ،ص ۱۰۶ ح ۱

۳) امالی ص ۱۴۲ ح ۷

۴) وسائل الشیعہ ج ۲۵ ص ۲۷۲ ح ۳۱۸۹۲

۵) بحار الانوار ج ۴۴ص ۳۰۳ ح ۱۶

# (۵۷) شمر ملعون کا امام حسین علیہ السلام کے قتل سے پہلے آپ علیہ السلام کی منزلت کا اقرار کرنا

...فغضب شمر لعنه الله و جلس على صدر الحسين و قبض على لحيته و هم بقتله فضحك الحسين ع فقال له أ تقتلني و لا تعلم من أنا فقال أعرفك حق المعرفة أمك فاطمة الزهراء و أبوك علي المرتضى و جدك محمد المصطفى و خصمك العلي الأعلى أقتلك‏ و لا أبالي‏ فضربه بسيفه اثنتي عشرة ضربة ثم جز رأسه صلوات الله و سلامه عليه و لعن الله قاتله و مقاتله و السائرين إليه بجموعهم.

……پھر شمر (لعنۃ اللہ علیہ) غصے میں آیا اور امام حسین علیہ السلام كے سینے پر بیٹھا۔ آپ علیہ السلام كی ریش مبارك كو آپ علیہ السلام كے قتل كے ارادہ سے پكڑا۔

امام حسین علیہ السلام مسكرائے اور اس سے پوچھا:

’’كیا مجھے پہچاننے كے باوجود كہ میں كون ہوں، تو مجھے قتل كرے گا؟‘‘

اس نے جواب دیا:’میں آپ كو اچھی طرح پہچانتا ہوں، آپ علیہ السلام كی والدہ گرامی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں ، آپ علیہ السلام کے والد ماجد علی المرتضی علیہ السلام ہیں، آپ علیہ السلام كے نانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں، آپ علیہ السلام كا مددگار اللہ ہے جو اعلیٰ ہے۔

پھر بھی میں آپ علیہ السلام كو قتل كرونگا اور مجھے كوئی پرواہ نہیں۔

‘ پھر اسے نے آپ علیہ السلام كو بارہ ضربیں لگائیں اور امام حسین علیہ السلام كے سر كو جدا كیا۔

اللہ لعنت كرے آپ علیہ السلام كے قاتل اور جو آپ علیہ السلام كے ساتھ لڑے اور ان كے گروہ پر۔

## حوالہ:

۱) بحار الانوار ج ۴۵ص ۵۶ ح ۳۷

# (۵۸) امام حسین علیہ السلام كے لئے منھ پیٹنا اور گریہ كرنا

حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ ع عَنْ رَجُلٍ شَقَّ ثَوْبَهُ عَلَى اَبِيهِ اَوْ عَلَى أُمِّهِ اَوْ عَلَى اَخِيهِ اَوْ عَلَى قَرِيبٍ لَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِشَقِّ الْجُيُوبِ قَدْ شَقَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَى اَخِيهِ هَارُونَ وَ لَا يَشُقَّ الْوَالِدُ عَلَى وَلَدِهِ وَ لَا زَوْجٌ عَلَى امْرَاَتِهِ وَ تَشُقُّ الْمَرْاَةُ عَلَى زَوْجِهَا وَ اِذَا شَقَّ زَوْجٌ عَلَى امْرَاَتِهِ اَوْ وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ فَكَفَّارَتُهُ حِنْثُ يَمِينٍ وَ لَا صَلَاةَ لَهُمَا حَتَّى يُكَفِّرَا وَ يَتُوبَا مِنْ ذَلِكَ وَ اِذَا خَدَشَتِ الْمَرْاَةُ وَجْهَهَا اَوْ جَزَّتْ شَعْرَهَا اَوْ نَتَفَتْهُ فَفِي جَزِّ الشَّعْرِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ اِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَ فِي الْخَدْشِ اِذَا دَمِيَتْ وَ فِي النَّتْفِ كَفَّارَةُ حِنْثِ يَمِينٍ وَ لَا شَيْ‏ءَ فِي اللَّطْمِ عَلَى الْخُدُودِ سِوَى الِاسْتِغْفَارِ وَ التَّوْبَةِ وَ قَدْ شَقَقْنَ‏ الْجُيُوبَ‏ وَ لَطَمْنَ‏ الْخُدُودَ الْفَاطِمِيَّاتُ‏ عَلَى‏ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع وَ عَلَى مِثْلِهِ تُلْطَمُ الْخُدُودُ وَ تُشَقُّ الْجُيُوبُ.

حسنان بن صدیر كہتے ہیں كہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس شخص كے بارے میں دریافت كیا جو اپنے ماں ،باپ ، بھائی یا شتہ دار كے مرنے پر اپنے كپڑے چاک کرتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’كپڑے چاک کرنے میں كوئی حرج نہیں۔ بیشك حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے بھائی ،ہارون علیہ السلام كے مرنے پر اپنے كپڑے چاک کئے تھے۔ جناب فاطمہ علیہا السلام كی بیٹیوں نے حسین بن علی علیہما السلام كی شہادت پر كپڑے چاک کئے اور اپنا منہ پیٹا اور اسی طرح (امام حسین علیہ السلام) كے لئے چہرے پیٹے جاتے ہیں اور كپڑے پھاڑے جاتے ہیں۔‘‘

## حوالے:

۱) تہذیب الاحكام ج ۸ ص ۳۴۵ ح ۱۴۰۷

۲) ملاظ الاخیار فی فہم تہذیب الاخبارج۱۴ ص ف۱۱۳ ح ۲۳

# کتابیات

الاختصاص۔شیخ مفید ؒ (وفات ۴۱۳؁ھ)

البرھان فی تفسیر القرآن۔ سید ہاشم بحرانیؒ (وفات ۱۱۰۷؁ھ)

الدر النظیم۔ شیخ یوسف ابن حاتم الشامی، محقق حلی ؒکے شاگرد تھے (۶ صدی)

الاحتجاج۔شیخ طبرسی ؒ (وفات ۵۴۸؁ھ)

الغیبہ۔ شیخ محمد النعمانی ؒ(وفات ۳۶۰؁ھ)

الکافی۔ شیخ محمد کلینیؒ (وفات ۳۲۹؁ھ)

المحاسن۔ شیخ احمد البرقی ؒ (وفات ۲۸۰ ؁ھ)

السرائر الحاوی۔ شیخ محمد ابن احمد ابن ادریس ؒ (وفات ۵۹۸ ؁ھ)

بلاغات النساء۔ احمد ابن ابی طاہر ؒ (وفات ۲۸۰ ؁ھ)

بصائر الدرجات۔محمد ابن حسن صفار ؒ (وفات ۲۹۰؁ھ)

بحار الانوار۔علامہ مجلسی ؒ (وفات ۱۱۱۰؁ھ)

حلیہ الابرار۔سید ہاشم بحرانیؒ (وفات ۱۱۰۷؁ھ)

اثبات الھداۃ۔شیخ حر عاملیؒ (وفات ۱۱۰۴ ؁ھ)

کامل الزیارات۔ابن قولویہؒ (وفات ۳۶۷؁ھ)

کشف الغمہ۔ شیخ علی ابن عیسیٰ اربلی ؒ (وفات ۶۹۲؁ھ)

من لا یحضرہ الفقیہ۔ شیخ صدوق ؒ (وفات ۳۸۱ ؁ھ)

معانی الاخبار۔ شیخ صدوق ؒ (وفات ۳۸۱ ؁ھ)

مناقب۔ابن شہر آشوبؒ (وفات ۵۸۸ ؁ھ)

ماۃ مناقب۔ ابن شاذانؒ (وفات ۴۶۰ ؁ھ)

مرآۃ العقول۔ علامہ محمد باقر مجلسی ؒ (وفات ۱۱۱۰ ؁ھ)

مشکاۃ الانوار۔ شیخ طبرسیؒ (وفات ۶۰۰ ؁ھ)

نہج البلاغہ۔سید شریف رضی ؒ(وفات ۴۰۷ ؁ھ)

عیون اخبار الرضاؑ۔شیخ صدوق ؒ(وفات ۳۸۱ ؁ھ)

قرب الاسناد۔ شیخ عبداللہ ابن جعفر حمیری ؒ (وفات ۳۱۰ ؁ھ)

رجال الکشی۔ شیخ محمد الکشی ؒ (وفات ۳۷۰ ؁ھ)

تفسیر عیاشی۔محمد ابن مسعود عیاشی ؒ(وفات ۳۲۰ ؁ھ)

تفسیر قمی۔ شیخ علی ابن ابراھیم قمی ؒ (وفات ۳۰۶ ؁ھ)

تفسیر نور الثقلین۔ شیخ عبد علی الحویزی ؒ (وفات ۱۱۱۲ ؁ھ)

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام (۲۶۰ ؁ھ)

تہذیب الاحکام۔ شیخ طوسی ؒ (وفات ۴۶۰ ؁ھ)

تحف العقول۔ شیخ حسن ابن شعبہ الحرانیؒ (چوتھی صدی)

وسائل الشیعہ۔ شیخ حر عاملی ؒ (وفات ۱۱۰۴ ؁ھ)